رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۱ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہی ۲۲ اگست ۱۹۱۳ء | نمبر ۳۴

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

اُردو کا قاعدہ	۱پائی ۱ر	سوالات مرقس کی انجیل پر گورمکھی	۱ر	عقاید اسلامیہ	۱۰ر
اُردو کی پہلی کتاب	۱ر	سوالات لوقا کی انجیل پر "	۱ر	ینابیع الاسلام	۸ر
اُردو کی دوسری کتاب	۲، ۳ر	سوالات یوحنا کی انجیل پر "	۱ر	حیات المسلمین	۸ر
اُردو کی تیسری کتاب	۳ر	زنانہ سیکنڈ ریڈر۔ گورمکھی	۳ر	تحقیق الایمان	۴ر
اُردو کی چوتھی کتاب	۴ر	گورمکھی قاعدہ	۳پائی	تواریخ محمدی	۴ر
رومن اُردو کا قاعدہ کننگ صاحب کا	۱ر	اسلام میں مسیح اُردو	۱۰ر	تعلیم محمدی	۴ر
رومن اُردو کی پہلی کتاب	۲ر	خدائے اسلام	۲ر	دین اسلام اور اُسکی تردید از روئے اسلام	۲ر
رومن اُردو کی دوسری کتاب	۳ر	ینابیع القرآن	۳ر	ستیارتھ پرکاش درپن اُردو	۸ر
دیہاتی سوال و جواب	۱پائی	الکفارہ	۰ر	سمپردائے	۶ر و ۱۰ر
دیہاتی سوال و جواب پنجابی اُردو حروف	۱پائی	بائیبل یا قرآن	۱۰ر	ویدوں کی تعلیم	۱۰ر
" سوال و جواب رومن اُردو	۱پائی	مسیح ابن اللہ	۲ر	حل مشکلات حصہ اوّل اُردو	۶ر
" سوال و جواب گورمکھی	۱پائی	اشمار شیریں	۳ر	تحقیق بائبل	۴ر
شبد و غزلیں اُردو	۱ر	میزان الحق	۴ر	طالبان حق	۹ر
شبد و غزلیں گورمکھی	۱ر	طریق الحیات	۲ر	تواریخ بائبل	۸ر
سوالات متی کی انجیل پر گورمکھی	۱ر	کشف القرآن	۹ر	حیات مسیح	۱۲ر

نئی کتابیں

ہند میں سنڈے سکول
من تصنیف ایڈورڈ اے آئینٹ صاحب رومن اُردو صفحہ ۱۲ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کے واسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کے لئے پرتاثیر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر و ۶ر و ٨ر +

صحت جسمی
من تصنیف قاضی میر محمد۔ کونبھی۔ فارسی اُردو قیمت ۴ر صفحہ ۶۲ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھہ رہنی چاہئے +

انجیل برنباس
من تصنیف عبدالاحد از قاہرہ۔ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی۔ پادری نگمین صاحب کی کوشش سے برلن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اس کتاب کے حالات اس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم
من تصنیف ڈاکٹر جے ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب جس کو ڈاکٹر ڈبلیو۔ منٹگلی صاحب نے ترجمہ کیا فارسی۔ اُردو اور رومن بھی چھپائی گئی۔ قیمت ۴ر۔ اُردو ٨ر۔ اور ۱۲ر۔ یہ کتاب نہایت ضروری ہر ایک مسیحی کو چاہئے کہ اسکا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض
۱۲۰ صفحے قیمت اُردو ۴ر۔ ٨ر۔ ۱۲ر۔ رومن ۴ر اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہوجاویگی +
آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے؟ کتاب کی قیمت صدہا گنی قیمتی ہے +

ویدک شانتگی ۔ قیمت رومن اُردو ٨ر +

ویدوں کی اصل ۔ فارسی اُردو قیمت ۱ر +

ذات وچار ۔ فارسی اُردو قیمت ۲ر +

جنرل گارفیلڈ
صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو ۳ر +

دائی گری
من تصنیف ڈاکٹر ایڈیتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ رومن اُردو ۶ر فارسی اردو ۵ر +
یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ ہر ایک گھر میں اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اسلئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہئے +

ہدایت تیمارداراں
یہ کتاب اس نیت سے تصنیف کیگئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مدد دیجاوے۔ لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کیلئے سندی کتاب ہے ہر گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں۔ رومن اُردو قیمت ۸ر یہہ کتاب دوبارہ چھپ رہی ہے امید ہے کہ بہت جلد چھپکر تیار ہوجائیگی +

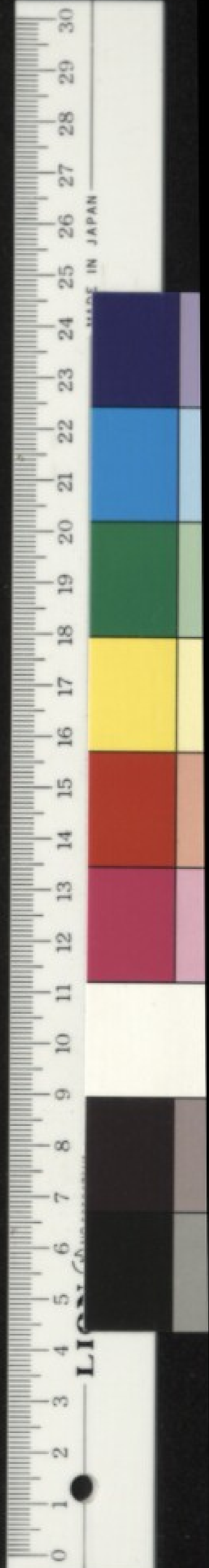
یہہ گورمکھی ٹریکٹ ۱ر فی سینکڑہ کے حساب سے فروخت کئے جاتے ہیں +
ابھگیل سنگھہ نمبر ۱ر۔ ۲۔ امبادی ٹوکری۔ ۳۔ سدیپک جیوں۔ ۴۔ پھیری ۵۔ میں رہا پھرداہاں۔ ۶۔ ایک کتی دی کتھا۔ ۷۔ ذات ورن۔ ٨۔ سیونک کھاگئی +

دیگر کتابیں

ابن جور اُردو	٨ر	شعاع نور حصہ اول و دویم	٥ر
رابنسن کروسو	۱۲ر	طیطس رفیق صلیب	٨ر
طلائی شمعدان	۴ر	تحقیق الاسلام حصہ اول	۴ر
مارکوپولو کا سفرنامہ	٨ر	مسلمانوں میں منادی کرنیکا طریقہ انگریزی	۲ر
روح سے معمور زندگی	۴ر	القاب مسیح	
طریق دعا	۴ر	بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے +	

روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر

پنجاب کا جغرافیہ بزبان پنجابی۔ گورمکھی حروف۔ ایم بوٹا شاہ کے اُردو کا ترجمہ ہے۔ مجلد بورڈ۔ ۴ر +





نور افشان

لودیانہ جمعہ ۔ ۲۲ اگست ۱۹۱۳ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

۱۲ ۔ اگست کو لندن میں میڈیکل کانگرس منعقد ہوئی ۔ جس میں سر جان برن صاحب نے ایک درس دیا اور اس میں ادویات کا جو تعلق صحت عامہ کیساتھ ہے ۔ اس کا مفصل بیان کیا اور طبی علم کے عام فیض رسال اور حفظ ما تقدم ادویات کے بارے میں زور دیا ۔

سر رابرٹ چارلس کا ۱۲ اگست کو بوکنگھم محل میں استقبال کیا گیا اور سیلون کی گورنری پر اپنی تقرری کے وقت اُس نے ہاتھ چومے ۔

فرانسیسی کپتان نیلکس نے جو مراکو میں اپنی باد پروازیوں کے بارے میں مشہور ہے ۔ ایک ہوائی جہاز میں ایسٹ چرچ سے برونے تک بیرہ اڑ گیا ۔ اور اسباب کا دعوےٰ کیا ہے کہ خود بخود چلنے والے ہوائی جہاز کی استحکامی کا مسئلہ میں نے حل کر لیا ہے ۔

سر ہارکورٹ بٹلر جو ایجوکیشنل ڈیپارٹمنٹ کے ممبر انچارج ہیں دورہ کر کے گذشتہ منگل ۱۲ اگست کو شملہ سے واپس آگئے ہیں ۔

۲۵ ماہ حال کو ہز ہائنس دی مہاراجہ آف میسور ریذیڈ راج کی ملاقات کے لئے جائینگے ۔ جو انگلستان میں دورہ کر کے واپس آرہے ہیں ۔ اور بعد ازاں ہز ہائنس جانوں گے لئے بنارس تشریف لے جائینگے ۔

لفٹننٹ کرنل آستھین متعدد آئی ۔ ایم ۔ ایس سول سرجن نے منتری شملہ بابنس کورٹ شملہ میں ہوم نرسنگ پر متواتر کئی ایک لیکچر دینگے ۔ اوّل درجہ کا لکچر ۱۵ اگست کے ۱ بجے دن کے ہوا ۔ سامعین کے لئے ایک روپیہ فی لکچر کورس کی سماعت کی اجرت تھی ۔

۹ ماہ حال کو سنیچر کے دن وھیٹر لیگل ہاج میں کاٹیج ہوم کمیٹی کی ایک میٹنگ صبح کے وقت منعقد ہوئی ۔ اور تیسرے پہر وئیسرائے اور لیڈی ہارڈنگ نے سینٹ ٹامس چرچ کی تخصیص کے وقت تشریف لے گئے ۔

ایڈیٹر زمیندار لاہور نے ٹرکش ریلیف فنڈ کے لئے اپنے خریداروں اور دیگر مسلمانوں سے مبلغ ۱۶۶۵۷ ۴ روپیہ ۶ ہر فراہم کئے ہیں اور ان میں سے ۳۸۹۲۲۱ روپیہ ۱۰ ار وبائی قسطنطنیہ اور لندن کے ہلال احمر سوسائٹیوں کو روانہ کر دئیے ہیں ۔ اور ترکی وزیر اعظم کو باقی کا ۳۵۴۷ ۲ روپیہ ۱۱ ر ۳ پائی بھیجا ہے ۔

ایڈیٹر زمیندار لاہور نے کانپور کی مسجد کے زخمیوں کے لئے بھی ایک فنڈ کھولا ہے ۔ اور ۳۳۵ روپیہ کے وعدے حاصل کرتے ہیں ۔

سکرٹری آف سٹیٹ پنجاب کے لئے ایک اور ڈپٹی ڈائرکٹر آف ایگریکلچر اور آسام کے لئے ایک اگریکلچرل کیمسٹ معین کرنے کا اعلان دے دیا ہے ۔ مگر ان آسامیوں کو بھرنے کے لئے ابھی تک افسران مقرر منتخب نہیں ہوئے

سب سے پہلے انجن کا وزن جس کو جارج سٹیفنس نے بنایا تھا صرف ساڑھے چار (۴½) ٹن کا تھا ۔ مگر اب اسکا وزن ۱۰۰ ٹن ہوتا ہے ۔

۱۹۱۲ء میں پیرس نے صرف تفریحات میں ۲۷۰۰۰۰۰ پونڈ خرچ کرڈالے ۔ صرف ایک فرم نے ۲۰۰۰۰ پونڈ خرچ ہوئے

سلطنت متحدہ میں ۲۰۱۹۹ ۳ موٹر گاڑیوں کو لائسنس دیا گیا ۔ ان میں سے ۱۷۵۲۴ موٹر کاریں تھیں ۔ اور ۲۲۵۴ ۱۲ موٹر سائیکل تھیں ۔

دنیا میں سب سے لمبا پل سنگا نگ واقعہ چین کے نزدیک بحرہ زرد کے ایک بازو پر بنا ہوا ہے ۔ اس کی لمبائی ۴½ میل ہے ۔ اور پتھر کے ۳۰۰ بڑے بڑے ستونوں پر بنا ہوا ہے ۔

گذشتہ سال کے آخر میں پنشن یافتوں کی تعداد سلطنت متحدہ میں ۹۶۶۰۰۸ تھی جن میں سے ۶۲۹۲۸ ۳ مستورات ہیں ۔

تار برقیات

۱۲ اگست صوفیہ۔ ۱۱ اگست کو صلح کی رسم ادا کرتے ہوئے کتھیڈرل میں ایک ٹی ڈیم گایا گیا۔ شاہ فرڈننڈ اور اس کا جلوس کتھیڈرل سے محل تک گیا اور اُن کے پیچھے خوشی کے نعرے مارتی ہوئی ایک بڑی بھاری گروہ تھی۔ شاہ فرڈننڈ نے ایک پارٹی آرڈر اور منشور کہ فتوے کا شایع کیا ہے۔ جس میں وہ کہتا ہے۔ کہ جو کشمکش ہمارے سابق اتحادیوں کے فریب کی وجہ سے پیدا ہو گئی تھی۔ اس میں ہم ضرور کامیاب ہوتے اگرچہ تھکے ماندے اور مجبور کئے ہوئے پر مشکل حالات ہماری حالت کو کمزور نہ کر دیتے۔ ہم تھک تو گئے ہیں۔ مگر مفتوح نہیں ہوئے۔ اس فرمان مشترکہ کے آخر میں فوج کو دلیری اور شجاعت دی گئی ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ اب امن وامان کے ساتھ اپنے اپنے مقامات کو واپس جاؤ۔ اور جس کام کو تم نے اب شروع کیا ہے۔ اس کو پورا کرنے کے لئے اپنے بیٹوں اور پوتوں کو تیار کرو۔

۱۲ اگست ویانا۔ قیصر اور شاہ چارلس نے جن پیغامات کا تبادلہ کیا ہے اس سے ویانا میں بڑی خوشی پیدا ہو گئی ہے۔ اور سمجھا گیا ہے کہ اُن پیغامات سے رایوں کا وہ اختلاف ظاہر ہو گیا ہے۔ جو اُس سینٹ کی بابت آسٹریا اور جرمنی کے درمیان ہے۔ اور جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ رومانیہ نے اس اتحاد ثلاثہ میں آئندہ کے لئے ویانا کو نہیں بلکہ برلن کو حکمران اور ملا دینے والی کل سمجھا ہے۔ اور یہ بیان ہوا ہے۔ کہ کونٹ وان برچالڈ کی بلقان پولیسی بالکل ناکامیاب ہے۔

ایک اخبار لکھتا ہے کہ عہدنامہ بخارسٹ خلاف یورپین سفارت نے جو عمل کیا ہے۔ وہ خارج از بحث ہے۔

۱۲ اگست لنڈن۔ سر ایڈورڈ گرے نے ہوس آف کامنز میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر متحدین یہ نہ جانتے کہ قسطنطنیہ یا آبناؤں کی بابت سوال اُٹھانے کا یہ معنے ہونگے کہ ایک یا زیادہ طاقتیں معاملہ میں دخل دیں تو شاید کو انیوس میڈیا لائن جیسی رعائتیں ہرگز نہ مل سکتیں۔ ٹرکی کی بابت طاقتوں کی پالیسی یہ تھی کہ ایشیائی ٹرکی اور اس علاقہ ٹرکی کو جو انیوس میڈیا لائن کے پیچھے ہے۔ ان میں ترکی اختیار اور دستبازی کو مستحکم اور مضبوط کرے۔ اس پالیسی کی کامیابی دیگر طاقتوں کی مرضی پر منحصر ہے۔ ایشیائی ٹرکی نے اس قسم طاقتوں سے دلچسپی حاصل کی ہے۔ کہ جو کچھ کیا گیا ہے اس سب کی رضامندی ضروری ہونی چاہئے۔ اور ٹرکی کہ طاقتوں کی صلاح کو قبول نہ کرے گی تو اس کو وقتاً فوقتاً یا تو مالی خسارہ اُٹھانا پڑیگا۔ یا ایک یا زیادہ طاقتوں کی جنگی مداخلت کا سامنا کرنا پڑیگا۔

۱۲ اگست لنڈن۔ ایک کانفرنس جو لنڈن میں منعقد ہوئی تھی۔ جنوبی البانیہ کی سرحد کی بابت متفق الرائے ہے۔ جو یونانیوں کے دعووں اور اٹلی اور آسٹریا کے مطالبات کے درمیان ہے۔ کورٹیزا کا علاقہ جس پر یونان بڑے زور کا دعوے رکھتا تھا وہ البانیہ کو دیا گیا ہے۔ کانفرنس جزائر ایجین کے بارے میں بھی متفق الرائے ہے۔

۱۲ اگست بخارسٹ۔ زار روس نے صلح کے ہو جانے پر شاہ چارلس کو بذریعہ تار مبارکباد دی ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ نتیجہ رومانیہ کے لئے بڑی عمدہ کامیابی کا ہوا ہے۔ شاہ چارلس نے اس کے جواب میں اس کی دوستی کے اس تازہ۔ اور نہایت ہی قیمتی ثبوت کا شکریہ ادا کیا۔

۲ اگست ٹوکیو۔ چینی خانہ جنگی ہوانگ سنگ جیسیں بلکہ ایک کشتی جہاز میں سوار ہو کر موجی میں آگیا ہے۔ اور پھر دیکانشو میں لایا گیا ہے۔ جہاں اس نے اپنے آپ کو کوئلے کی کان کے ایک مالک کے گھر میں پوشیدہ رکھا۔ جو جنوبی باشندوں کا بڑا ہمدرد ہے۔

سان یت سین شام کے وقت کوبے میں پہنچ گیا ہے اور خبر ہے کہ اب وہ پوشیدہ ہے۔

کلیسیائی خبریں

مسز مارگریٹ واگریچ دنیا میں اکیلی عورت بشپ ہے۔ وہ صوبجات متحدہ امریکہ میں میگیگن کی بشپ منتخب ہوئی تھی

موسم خزاں میں ایس پی جی مشن کے سکرٹری بشپ منٹگمری ہندوستان کی سیر کریگے۔ اُن کا خرچ ایک نامعلوم دوست نے اُٹھایا ہے۔

امریکہ کے پریذیڈنٹ ولسن نے واشنگٹن میں ایک چھوٹے سے پوشیدہ گرجے میں جو "سنٹرل پرسبٹیرین چرچ" کے نام سے مشہور ہے عبادت کرنا پسند کیا ہے۔ اور شہر کے پر تکلف گرجوں میں عبادت کرنا چھوڑ دیا ہے۔

وائی ایم سی اے کی بین الاقوامی مقررہ پہلی میٹنگ پیرس میں ۱۸۵۵ء میں منعقد ہوئی جس کو اب ۵۸ برس گزر چکے اور جو مقولہ اس وقت اختیار کیا گیا تھا وہ یہ تھا۔ "جوانوں کے لئے جوانوں کے ذریعے مسیحی خدمت"۔

موٹر کار میں سب سے پہلا چیپل (عبادتی مکان) صوبجات متحدہ امریکہ میں رومن کیتھلکوں کا ہے۔ یہ موٹر کار وہاں لے جاتی ہے۔ جہاں ریلوے نہیں ہیں۔ اس میں جو سامان ہے وہ سب اسی قسم کا ہے جیسا کہ عام عمارتی گرجوں میں ہوتا ہے۔

کناڈا میں ۱۹۰۱ء کی مردم شماری سے لیکر ۱۹۱۱ء میں جو رومن کیتھلکوں کی آبادی میں ترقی ہوئی ہے۔ وہ ۱۹۹۱۶۰ ہے انگلیکنس کی ترقی ۳۶۱۵۲۳ ہے۔ پرسبٹیرین کی ترقی ۲۷۲۸۳۲ ہے میتھوڈسٹوں کی ۱۶۳۰۰۶ ہے لوتھرن کی ۱۳۷۳۴۰ ہے۔ بپٹسٹوں کی ۶۴۶۶۱ یونانی چرچ کی ۷۲۸۷۷ یہودی ۶۸۱۵۳

امریکن پرسبٹیرین مشن بورڈ نے ۱۰۳ نئے مشنری مقرر کئے ہیں جن میں ۱۴ ہندوستان کو بھیجے جاتے ہیں۔

ایڈیٹوریل نوٹس

گزشتہ مردم شماری کی مختصر تعلیمی کیفیت

ہم ناظرین کی دلچسپی اور فائدے کے لئے گزشتہ مردم شماری کی ایک مختصر کیفیت درج کرتے ہیں۔ جس سے ہندوستان کی قومی مذہبی علمی اور مجلسی حالات سے ایک خاص واقفیت حاصل ہوسکتی ہے۔ چنانچہ سنہ ۱۹۱۱ء میں جو ہندوستان کی مردم شماری ہوئی تھی۔ اُس سے ظاہر ہے کہ کل ہندوستان میں ۳۱۵۱۳۲۵۳۷ باشندوں کی آبادی ہے۔ جن میں سے ۲۹۴۸۷۵۸۱۱ ناخواندہ ہیں۔ مختلف مذاہب میں ناخواندوں کی تعداد بہت ہی مختلف ہے۔ مگر ناخواندہ بہت ہی ہیں۔ اور یہ نہایت افسوسناک اور غورطلب امر ہے۔ ہندوؤں کی تعداد ۲۱۷۴ ۳۸۹۸۰ ہے۔ جس میں سے ۲۰۵۴۴۱۵۰۹ ناخواندہ ہیں۔ مسلمان آبادی ۶۶۵۹۳۱۷۶ ہے جس میں سے ۶۳۴۵۷۰۴ ناخواندہ ہیں۔ مسیحی آبادی جس میں ۲۰۰۰۰۰ کے قریب یورپین اور اینگلو انڈین شامل ہیں) ۳۲۷۶۱۹۵ ہے۔ ان میں سے ۳۰۳۳۵۲۲ ناخواندہ ہیں۔ اینیمسٹ ۱۰۲۱۷۵۴۴ ہیں جن میں سے ۱۰۱۷۰۷۲۴ ناخواندہ ہیں۔

ناخواندہ مستورات کی تعداد بہت ہی حیرانی اور افسوس پیدا کرنیوالی ہے۔ ۱۵۰۷۶۵۴۴۳ مستورات اور لڑکیوں میں سے جو ہندو ہیں۔ ۱۰۵۸۴۷۸۷۰ لکھ پڑھ نہیں سکتیں۔ ۳۱۸۸۳۸۱۲ مسلمان مستورات میں سے ۳۱۷۴۷۰۰۵ ناخواندہ ہیں۔ مسیحی مستورات کی تعداد ۲۷۴۵ ۱۸۹ ہے۔ ان میں سے ۱۶۱۲۱۷۷ ناخواندہ ہیں۔ اور ۵۱۲۹۳۰۳ اینیمسٹ عورتوں اور لڑکیوں میں سے ۶۳۱۶ ۵۱۲ ناخواندہ ہیں۔

مسیحیوں کے درمیان ناخواندوں کے شمار کی بابت اکثر مشنریوں اور بعض مسیحی لیڈروں کی طرف سے رائیں درج ہیں۔ چنانچہ ایک تجربہ کار مشنری کا بیان یوں مسطور ہے کہ موجودہ حالت میں تعلیمی مشنری نے جن نہایت ہی مشکل امور کا مقابلہ کرنا ہے وہ مسیحی آبادی کی بڑھتی ہوئی ناخواندگی ہے۔ اس اثنا میں جس قدر بڑی ترقی مسیحیوں کی تعداد میں ہوئی ہے۔ اُس کے مقابلہ میں مسیحی بچوں کی تعلیم بہت کم ہوئی ہے۔ ایک ہندوستانی بشپ کہتا ہے ہمیں اس حقیقت کا مقابلہ کرنا چاہئے کہ سنہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری کے مطابق تمام ہندوستان میں ۸۴ فیصدی آبادی ناخواندوں کی ہے سنہ ۱۹۱۱ء کی مردم شماری سے اس امر شاید بہت ہی زیادہ ترقی ظاہر ہو۔ مگر اس سے اس حقیقت میں کوئی نمایاں فرق نہ پڑیگا کہ دیہات میں جو مسیحیوں کی ایک کثیر تعداد موجود ہے وہ نہ تو پڑھ سکتے ہیں۔ نہ لکھ سکتے ہیں۔" ایک اور مشنری کہتا ہے کہ دیہاتی مدرسوں میں تعلیمی معیار کو بڑھانے کا نتیجہ یہ ہوا کہ مدرسہ میں مسیحی بچوں کی تعلیم کی تعداد بہت ہی گھٹ گئی اور کہ ۸۵ فیصدی مسیحی بچے ایسے ہیں جو مدرسہ میں بالکل نہیں پڑھتے۔

بنگال میں اُن لڑکیوں کا تناسب جو مدرسہ جانے کے لائق عمر والی ہیں ۳ و ۲ کا ہے۔ صوبجات متحدہ میں ۱ و ۲ کا۔ پنجاب میں ۲ و ۶ کا۔ گزٹ ہند کا بیان ہے کہ پبلک انسٹیٹیوشنوں میں سنہ ۱۹۱۰ و ۱۱ء کے اندر مدرسوں میں پڑھنے والوں کی تعداد ۴۸۰۰ ۴۹۳ مردانوں کی اور ۷۹۳۶۵۶ زنانوں کی تھی۔ ایسا کہ تمام ہندوستان میں ۸ فیصدی لڑکے جنکی عمر مدرسہ جانے کے لائق ہے۔ اور ۱٫۳ فی صدی لڑکیاں جن کی عمر مدرسہ جانے کے لائق ہے۔ زیر تعلیم ہیں۔

تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ خواندہ شمار کئے جاتے ہیں۔ اُن میں سے نصف بھی ایسے نہیں ہیں جو بخوبی لکھ یا پڑھ سکتے ہوں۔ لڑکیوں کی بابت رپورٹ میں لکھا ہے کہ اکثر لڑکیاں ایسی صورتوں میں مدرسے چھوڑ دیتی ہیں جبکہ وہ ابھی پرائمری ڈیپارٹمنٹ ہی میں ہوتی ہیں۔ اور اعلیٰ درجہ کی تعلیم کی نوبت نہیں پہونچتی ہے۔ رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۵۵۲۳۴۳ لڑکوں اور لڑکیوں میں سے جو پبلک انسٹیٹیوشنوں میں تعلیم پاتے ہیں قریب ۴۰۰۰۰۰ پرائمری مدرسوں میں ہیں اور اُن کا بڑا حصہ تین لوئر کلاسوں میں پڑھتا ہے۔ ایک مشنری کی رپورٹ ہے کہ کسی ہندوستانی زبان کے حروف تہجی کو جب انہوں نے بڑی مصیبت سے سیکھ لیا اور اُس کے پڑھنے کی لیاقت بھی حاصل کر لی تو ایسی بہت تھوڑی کتابیں مسیحی علم ادب میں ہیں جنکو وہ سمجھ سکتے ہیں۔ عمدہ عمدہ کتابوں کی قلت پڑھنے والوں کی مفلسی کے سبب اکثر لوگ لکھنے پڑھنے کے علم سے محروم رہتے ہیں۔ اور جو کچھ کہ تھوڑا بہت لکھنا پڑھنا جانتا ہے وہ بھی بھول جاتے ہیں۔ پس ان امور سے واضح ہوتا ہے کہ اگر تعلیمی امور میں ہر قوم کے اندر بڑی سخت جدوجہد اور محنت نہ کیجائے گی تو خطرہ ہے کہ آئندہ نسل ناخواندہ رہجائے

لاہور کے نئے بشپ صاحب کا تقدس

۲ اگست کو کرائسٹ چرچ شملہ بڑی عمدگی سے انجام کو پہونچ گیا۔ اس روز شملہ میں بارش اور ہوا کا زور تھا۔ چاروں طرف دھند کے سبب کچھ نظر نہ آتا تھا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ گرجے کے باہر بڑی سردی تھی۔ باہر جو خیمے لگے ہوئے تھے گو وہ بارش سے ٹپک رہے تھے۔ نمدار فضا میں گرجے کا گھنٹہ بج رہا تھا۔ مگر بہت کم سنائی دیتا تھا۔ تو بھی گرجا خوب بھرا ہوا تھا۔ ہز ایکسلینسی لارڈ اور لیڈی ہارڈنج کپتان ایکنس صاحب اے ڈی سی اور گورنمنٹ کے بڑے بڑے افسروں کے ہمراہ جماعت میں رونق افروز تھے۔ جلوس میں جو گرجے کے اندر مغربی دروازہ سے داخل ہوئے۔ نوبل کے معززین شریک تھے۔ صلیب بردار۔ کوائر (گیت گانے والوں کی جماعت) عصابردار۔ ایک اور صلیب بردار۔ ان کے بعد پادری صاحبان جنکی تعداد قریباً چالیس کے تھی پھر شملہ کے چیپلن صاحب۔ آنریری کینن۔ دہلی کے اور لاہور

کے آرچ ڈیکن صاحبان وعظ کنندہ۔ بشپ مقرر ہونیوالے صاحب۔ اور اُس کا چیپلین۔ لکھنؤ کے بشپ صاحب اور اُس کے چیپلین۔ ناگپور کا بشپ اور اُس کا چیپلین۔ صلیب بردار بشپی علاقہ کا رجسٹرار گون اور ربا س پہنے ہوئے۔ میٹروپالٹین کا ایک چیپلین۔ ان کے بعد میٹروپالٹین (کلکتہ کے بشپ صاحب) اور دیگر چیپلین صاحبان۔ جب یہ جلوس گرجے کے اندر جارہا تھا تو جلوسی گیت نمبرہ ۳۰۵ گایا گیا۔ میٹروپالٹین اور اُس کے ساتھ کے بشپ صاحبان آلٹر کے پاس چلے گئے۔ اور دوسرے بشپ چیپلین۔ مقدس ہونیوالے بشپ صاحب آرچ ڈیکنس اور ڈیکن صاحبان چنسل میں (یعنی گرجے کے اندر کا وہ حصّہ جہاں آلٹر رکھا ہوا ہوتا ہے۔) بیٹھ گئے۔ اور گانے والی جماعت گرجے کی عام جگہوں پر بیٹھے۔ یعنی عین پلپٹ اور باجے کے سامنے اس کے بعد میٹروپالٹین نے عشاءربانی کی نماز شروع کی لکھنؤ کے بشپ صاحب نے خط (یعنی انجیل میں سے جو خط اس وقت کے لئے مقرر ہے) اور ناگپور کے بشپ صاحب نے انجیل (کا مقررہ حصہ) پڑھا۔ عقیدہ پڑھنے کے بعد پادری اے ڈبلیو ڈیوس صاحب ایم اے نے جو اس وقت کے لئے واعظ مقرر تھے مقدس متی کی انجیل کے ۱۸ ویں باب کی ۲۲ ویں آیت پر کہ میں تجھ سے یہ نہیں کہتا کہ سات دفعہ بلکہ سات دفعہ کے ستر گنے تک۔ وعظ کہا۔ اثنا وعظ میں انہوں نے عبادت موجودہ کا مدعا اور تقرر یابندہ بشپ صاحب کی گزشتہ خدمات وغیرہ کا ذکر کیا۔ جب وعظ ختم ہوگیا تو عصابردار اور شملہ کے چیپلین صاحب اور خود اس کا چیپلین تقرر یابندہ بشپ صاحب کو تیاری کے کمرہ میں لے گئے۔ تاکہ وہاں اس کو رد چٹ پہنایا گیا۔ جب وہ واپس آیا تو چنسل کی سیڑھیوں کے پاس لکھنؤ کے اور ڈورنکل کے بشپ صاحبان اس کے استقبال کے لئے گئے۔ اور اُس کو میٹروپالٹین کے حضور میں حاضر کیا جو آلٹر کے سامنے کرسی پر جلوہ افروز تھے۔ تب بشپی علاقہ کا رجسٹرار چنسل کی سیڑھیوں کے پاس تک آگے بڑھا۔ جہاں اس نے تقین ٹورنٹ کی تقدیس کے لئے ملک معظم کا فرمان پڑھ سنایا۔ اور ساتھ ہی اُس کے کنٹربری کے آرچ بشپ صاحب کا وہ فرمان پڑھا جو میٹروپالٹین صاحب کے نام تھا جس میں بشپ کی تقدیس کی رسم کی عبادت عمل میں لانیکا حکم تھا۔ تقدیس یابندہ بشپ صاحب نے میٹروپالٹین بشپ صاحب کی واجب فرمابرداری کی قسم کھائی۔ اور اس پر دستخط کیا۔ اور میٹروپالٹین نے تقدس یابندہ بشپ صاحب کے لئے جماعت کے ساتھ ملکر دعا کی۔ تب ناگپور کے بشپ صاحب نے لیٹانی گائی۔ اس کے بعد میٹروپالٹین نے جو ابھی تک کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اپنے تینوں بشپوں کے ساتھ جو اُن کے گرد کھڑے تھے۔ تقدیس یابندہ بشپ صاحب سے وہ آزمائشی سوالات پوچھے جو تقدیس کی عبادت میں درج ہیں۔ پھر تقرر یابندہ بشپ کو عصابردار اور شملہ کے چیپلین صاحب گرجے کے علیحدہ اُس کمرے میں لے گئے۔ جہاں بشپ صاحبان عبادتی کپڑے پہنا کرتے ہیں (ویسٹری) اور اس کو باقیماندہ بشپی لباس پہنائے۔ کمرے سے واپس آکر تقرر یابندہ بشپ صاحب نے آلٹر کی جانب رخ کرکے گھٹنے ٹیک دیئے۔ اور اس جگہ میٹروپالٹین بشپ صاحب معہ اپنے گرد ایستادہ تین بشپوں کے کھڑے تھے۔ اور تقدیس کا عمل ظہور میں اس طرح پر آیا کہ میٹروپالٹین نے چھوٹی سی دعا کی تب اُس نے اور دیگر تین بشپوں نے اپنے ہاتھ تقرر یابندہ بشپ کے سر پر رکھے اور اس کو ایک جلد بائیبل عنایت کی۔ اس تقدیس کی رسم کے بعد شملہ کی مقامی جماعت کے غریبوں کے بچوں کی تعلیم کے لئے چندہ ہوا اس کے بعد میٹروپالٹین نے نئے بشپ کے ساتھ عشاءربانی کی رسم ادا کی اور پھر بہ امداد بشپان لکھنؤ اور ڈورنکل کے خادمان دین اور عوام شرکاء کو عشاءربانی دی۔ آخر میں میٹروپالٹین نے برکت کے کلمے پڑھے اور عبادت ختم ہوئی اور جلوس مغربی دروازہ کی طرف گیت گاتا ہوا اس ترتیب سے واپس ہوا جس ترتیب سے داخل ہوا تھا اور نئے لشپ صاحب میٹروپالٹین صاحب کے ہمراہ روانہ ہوئے۔

تیسرے پہر یونائیٹڈ سروس کلب چارٹ میں لشپ ابراہیمؔ صاحب اور بعض پنجابی دوستوں نے میٹروپالٹین اور لاہور کے بشپ صاحب کو دعوت دی۔ اس میں قریب ۵۰ معززین حاضر تھے۔

العصر ایک علمی اور ادبی رسالہ ہے۔ تصاویر رنگین اور خوبصورت اور فوٹو کی بھی ہوتی ہیں مضامین علمی اور تواریخی اعلےٰ قسم کے اور دلچسپ اور منفید ہوتے ہیں عبارت اعلیٰ پیمانہ کی ہوتی ہے۔ اُستادوں کے قلم حقیقت رقم سے لکھے اور ان کے اعلےٰ اور پرعلوم دماغوں سے نکلے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ رسالہ اپنی نظیر آپ ہے۔ دوسرے رسالوں کی طرح بے ترتیب اور کھچڑی رسالہ نہیں ہے۔ نہ پولیٹکل جھگڑوں کا جھمیلا ہے۔ بلکہ ناظرین کو عالم متین خوش مزاج اور ہر دلعزیز بنانے کا ایک بڑا اسنجیدہ آلہ ہے۔ واقعی ان اوصاف سے متصف ہے۔ ہم سفارش کرتے ہیں کہ ہمارے ہموطن خواہ وہ کسی مذہب یا فرقہ کے ہوں۔ عیسائی ہوں مسلمان یا ہندو سب اس کو خریدیں اور ایڈیٹر کا حوصلہ بڑھاویں اور اس کے کام کی داد دیں جو واجب الادا مناسب بلکہ فرض بھی ہے۔ لکھنؤ سے ہر ماہ کے آخر میں شائع ہوتا ہے۔ قیمت سالانہ چار روپیہ آٹھ آنہ (للعہ) ہے۔

رومن اُردو کی دوسری کتاب

اکرسچن لٹریچر سوسائٹی کی جانب سے شائع ہوئی ہے اور پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور سے ۳ر قیمت بلامحصول پر ملسکتی ہے۔ رومن خوان مبتدیوں کیلئے عمدہ کتاب ہے۔ اس کے علاوہ چھوٹی چھوٹی اخلاقی اور مزےدار کہانیاں بھی بچوں کے حسب حال مندرج ہیں۔

سعادت مریمیہ
مصنفہ مولوی محمد سعید صاحب سیکنڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول گوجرانوالہ قیمت دو روپیہ (عہ)

اس کتاب کا رُخ تحریر محمدی صاحبان کی جانب خصوصاً ہے اور دو باتوں پر بحث کی گئی ہے۔ اول یہ کہ مسیح کی پیدائش خرق العادت نہ تھی۔ دوئم محمد صاحب کی رسالت کا ثبوت بہم پہنچایا گیا ہے۔ دونوں امور میں مولوی صاحب نے بیشک محنت تو بہت کی ہے۔ مگر ہماری دانست میں بہت دانائی اور انصاف سے کام نہیں لیا۔ جو آیات قرآنی مسیح کے بغیر انسانی باپ کے پیدا ہونے پر صاف صاف دلالت کرتی ہیں اُن کو وہ معنی دئیے ہیں جو متن سے مستنبط نہیں ہوتے اور نہ ہی اسلام کے قدیم و جدید علمأ نے تسلیم کئے ہیں محض اپنی ذکاوت طبع کے جوہر دکھائے ہیں اور قرآنی آیات کو توڑ مروڑ کر اور بے محل معنی لگا کر اپنا مطلب نکالنے کی کوشش کی ہے اور محمد صاحب کی رسالت پر جو انجیل سے حوالے دئیے گئے ہیں اس کے معنے بھی بہت کھینچ تان کے اپنے مطلب کے حسب حال بنائے ہیں۔ ان دونوں امور کی بابت مسیحیوں کی جانب سے بہت سی کتابیں لکھی جا چکی ہیں اور ان کی تردید بھی بڑے زور شور سے کردی گئی ہے۔ اسلئے کچھ ضرورت نہیں کہ ہم اپنے کالموں میں اس کی تردید کریں۔ اور نہ ہی یہ کتاب اس غرض سے ہمارے پاس بھیجی گئی ہے۔ اور نہ ہی ہمیں فرصت ہے کہ ہم اُس کی تردید کریں۔ یہ کام مسیحی اور محمدی مصنفوں کا ہے جس صاحب کو شوق ہے۔ وہ کتاب ہذا مذکورہ بالا پتہ سے منگا کر دیکھ لے۔

کمبٹہ مین پر سبیٹرین مشن کی ڈاکٹر مس ماریوں ادبیرہ صاحبہ جو ۱۹۳۶ء میں ہند میں آئیں تھیں انتقال فرما گئی ہیں کہتے ہیں کہ اُنکی نیک نامی اور نیک کاموں کی خوشبوے وہ اطراف جہاں اُنہوں نے کام کیا معطر ہو رہی ہیں۔

مراسلات

بائبل اور سائنس

(از مسٹر جے۔ آر۔ رائے صاحب جرنلسٹ لاہور)

گزشتہ سے پیوستہ

دن سے کیا مراد ہے؟

پیدائش کی کتاب کے شروع میں جو بیان آفرنیش عالم کا ہے۔ اور "پہلا دن" "دوسرا دن" وغیرہ مذکور ہے۔ اس سے مراد چوبیس گھنٹے کا معمولی دن نہیں ہے۔ ایس دن کا حساب ہم سورج سے لگاتے ہیں۔ لیکن وہاں چھٹے دن سورج چاند وغیرہ وجود پذیر ہوئے ہیں "جو نشانوں۔ زمانوں۔ دنوں اور برسوں کے باعث ہوں"۔ بائیبل کے تمام بڑے بڑے عالم و مفسر اس امر پر متفق ہیں کہ "دن" سے مراد "زمانہ" اور "عہد" ہے۔

جرمن عالم فائرسٹ جس نے بائیبل کی مشہور لغات مرتب کی تھی کہتا ہے جس لفظ کا ترجمہ "دن" ہے۔ وہ عبرانی میں "یوم" ہے۔ اور مشتقی معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اور "زمانہ" یا "عہد" ظاہر کرتا ہے۔ تیسری صدی کے مشہور مسیحی عالم اوریگن نے بھی اپنی ایک کتاب میں لکھا ہے "ایک پورا زمانہ ایک دن"۔ پیدائش میں لکھا ہے "یہ آسمان اور زمین کی پیدائش کا بیان ہے۔ جب وہ پیدا ہوئے جس دن خداوند نے زمین اور آسمان کو بنایا" (۲: ۴) یہاں "دن" کا اصل عبرانی "یوم" ہے اگر دن کو چوبیس گھنٹے کا مانا جائے تو خدا نے آسمان اور زمین کو ایک روز میں پیدا کیا۔ اور اگلی آیتوں میں موجودات کے سلسلہ وار آفرنیش کا بیان یا تشریح بے معنی ٹھہرتی ہے۔ لیکن جب دن سے مراد "زمانہ" لیا جائے تو معاملہ صاف اور معنی واضح ہو جاتے ہیں۔ موسے کہتا ہے "سن اے اسرائیل۔ تجھے آج کے دن یردن پار جانا ہے۔ . . ." (استثنا ۹: ۱)

تاہم وہ جانتا تھا کہ بنی اسرائیل اس کے مرنے سے پیشتر کبھی اس سرحد میں قدم نہیں رکھینگے۔

داؤد کہتا ہے "تم اپنے دلوں کو سخت نہ کرو جیسا کہ مریبہ میں آزمائش کے دن بیابان کے درمیان کرتے تھے"۔ یہاں "دن" سے مراد چالیس سال ہے۔

بائیبل میں اور کئی جگہ بھی "دن" سے مراد ایک زمانہ لیا گیا ہے چنانچہ یہ صاف لکھا ہے۔ خداوند کے نزدیک ایک دن ہزاروں سالوں کے برابر اور ہزار برس ایک دن کے مساوی ہوتے ہیں۔

اگر "دن" سے مراد طلوع آفتاب سے غروب آفتاب کی مدت سمجھی جائے جیسا یہودی سمجھتے تھے۔ تو ایسا دن دنیا کے مختلف حصوں میں مختلف نام کا مثلاً خط استوا میں سورج نکلنے سے ڈوبنے تک چوبیس گھنٹے کا دن ہوتا ہے۔ اور قطبین میں سال بھر کا دن ہوتا ہے کیونکہ وہاں سورج ۲۵ ستمبر کو غروب ہو کر ۱۶ مارچ کو نکلتا ہے۔ اور پھر ۲۵ ستمبر تک چڑھا رہتا ہے۔ قطبین کے سیاح یہ تماشا اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہیں۔ اس ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ "دن" سے مراد غیر معین زمانہ ہے جو پیدائش کی ابتدائی آیتوں میں پایا جاتا ہے۔

موسے کی ترتیب بیان سائنس کے مخالف نہیں

موسے نے پیدائش کی بابت جو کچھ ساڑھے تین پونے چار ہزار برس آج سے پیشتر لکھا تھا وہ تازہ ترین سائنسی انکشافات کے عین مطابق ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ موسے کو خدا کی طرف سے خاص علم دیا گیا تھا جو آج واقعات و حقائق کے عین موافق پایا گیا ہے۔ اور یہ کہ یہ حالات و بیانات ہدایت ربانی سے لکھے گئے تھے۔ دوسرے لفظوں میں اس کے یہ معنی ہیں کہ بائیبل کلام الٰہی ہے۔ اور اس پر صدق دل سے ایمان لانا۔ در راہ پر رفتار۔ گفتار۔ و کردار اس کی ہدایت

کے تابع کرنا ہر ایک خدا ترس راستباز اور اپنی سچی بہتری چاہنے والے کا عین فرض ہے۔

میں ریاضیات کے اس جھمیلے میں پڑنا نہیں چاہتا کہ ایک خاص شمار کو مختلف طریقوں سے ظاہر کیا جا سکتا ہے۔ (اسے اور موقعہ کے لئے اٹھائے رکھتا ہوں۔ مگر میری مراد یہ ہے کہ واقعات کی مقررہ تعداد کو بہت سے طریقوں سے لکھا جا سکتا ہے۔ اور اس سے نتیجہ پیدا شدہ کی ترتیب بہت بدل جاتی ہے۔ اس سے یہ دکھانا مقصود ہے۔ کہ موجودات کی آفرینش کے واقعات اور اُن کی ترتیب ایسے طریقہ سے بھی مذکور ہو سکتی تھی۔ مگر جیسی ارضیات۔ طبیعیات وغیرہ کے انکشافات سے عیاں ہے۔ ویسی ہرگز نہ ہوتی۔ اس وجہ سے موسٰے راستی پر ہے۔ اور اُس نے خدائی رہنمائی سے یہ بیان لکھا ہے۔ گویا تمام واقعات کی ایک چلتی پھرتی تصویر قدرت الٰہی سے اس کی باطنی بصارت کے سامنے رکھ دی گئی جسے اس نے دیکھ کر لفظوں میں بند کر لیا۔ ورنہ ان واقعات کو جن کے وقوعہ کے درمیان کئی لاکھ اور کروڑ کا فرق ہے۔ کمال صحت اور درستی سے کیسے لکھ سکتا تھا۔ اب ذرا غور کرو کہ موسٰے کے بیان کی سائنس کس طرح تائید و تصدیق کرتا ہے۔

(۱) موسٰے۔ ابتدا میں خدا نے آسمان کو اور زمین کو پیدا کیا۔

سائنس۔ فلکیات کے انکشافات سے یہ امر ظاہر ہے۔ کہ ہماری زمین سے پیشتر اجرام فلکی وجود میں آئے تھے۔ اس لئے "آسمان" کا پہلے ذکر کرنا درست ہے۔

"اور زمین ویران اور سنسان تھی اور گہراو کے اوپر اندھیرا تھا۔ اور خدا کی روح پانیوں پر جنبش کرتی تھی"۔

یہاں مادہ کی ابتدائی کیفیت کی طرف اشارہ ہے کہ خدا کی ہستی کے سوا اور کوئی وجود نہ تھا۔

(۲) موسٰے۔ اور خدا نے کہا کہ "اُجالا ہو"۔

سائنس۔ فلکیات کے رو سے یہ مانا جاتا ہے کہ سورج چاند وغیرہ ابتدا میں درخشاں سحاب کی صورت میں تھے۔

(۳) موسٰے۔ اور خدا نے کہا کہ "پانیوں کے بیچ فضا ہووے"

سائنس:۔ جب زمین سرد ہوئی تو اُس کے ارد گرد کی گیسیں آپ سے آپ آپس میں مل گئیں۔ جس سے ہوا اور پانی بنے۔

(۴) موسٰے۔ "اور خدا نے کہا کہ خشکی نظر آوے۔ ....."

سائنس۔ جب زمین اور خشک ہوئی تو بڑے بڑے انقلاب اور زلزلے آئے۔ جس سے چٹانیں سمندر سے اوپر اُچھل گئیں اس سے پہاڑ جزیرے اور خشکی کے بڑے بڑے قطعات ظہور پذیر ہوئے۔

(۵) موسٰے۔ اور خدا نے کہا کہ زمین گھاس ... اُگا دے ...! اکثر کہتے ہیں اس کا لفظی ترجمہ یہ ہونا چاہئے "زمین روئیدگی اُگا دے"۔ اس میں تخم مذکور نہیں۔

سائنس۔ نباتی زندگی کی اولین صورت گھاس نہیں تھی۔ بلکہ کائی اور پرسوشاں کی قسم کی روئیدگی تھی جو بیج سے نہیں بلکہ حیاتی تخم سے پیدا ہوتی ہے۔ سر ولیم ڈاسن اور رچرڈ ہوکر کو سلوری طبقات کے بالائی حصے میں ایسے پودے بہت معلوم ہوئے تھے۔ جو فرن کے نام سے مشہور ہیں۔ تخم سے پیدا ہونے والی نباتات اور پھلدار درخت بعد میں پیدا ہوئے۔ تمام طبقات ارضیہ میں پھولدار پودے پائے گئے ہیں۔ ڈاکٹر ڈوینہ کہتے ہیں ڈیونی طبقہ کے نچلے حصے میں پتھر کے کوئلہ کی لکڑی کے درخت پائے گئے ہیں۔ کوئلہ کے طبقہ اور ڈیونی وسطی میں ادنے پھل والے پودوں کے آثار معلوم ہوتے ہیں۔

(۶) اور خدا نے کہا کہ آسمان کی فضا میں نیّر ہوں ..... کہ وہ نشانوں اور زمانوں اور دنوں اور برسوں کے باعث ہوں"۔ (۱:۱۴)

سائنس:۔ اس کا مطلب چاند سورج کی آفرینش نہیں بلکہ اُن کے خاص فرائض کا تعین ہے۔ اس سے پیشتر خاص موسم نہ تھے۔ اور نہ اس سے پہلے سال اور دن وغیرہ معین ہوئے تھے۔

(۷) ..... اور پرندے زمین پر آسمان کی فضا میں اُڑیں" (۱:۲۰)

سائنس۔ نئے سرخ ریت کے طبقہ میں اول مرتبہ پرندوں کے پنجوں کے نشان پائے گئے ہیں۔ اس سے نیچے کے طبقات میں اُن کے وجود کا کوئی پتہ نہیں ملتا۔

(۸) اور خدا نے بڑے بڑے دریائی جانور پیدا کئے .. (۱:۲۱)

سائنس۔ لائس کے مسلسل طبقات میں بڑے بڑے خوفناک بحری جانوروں کے پنجر اور ڈھیر پائے جاتے ہیں۔ جیسے اِچ تھیو سارس اور پلیسیو سارس اور سارین وغیرہ۔

(۹) اور خدا نے زمین کے جاندار ان کی جنس کے موافق بنائے

سائنس:۔ ڈینو تھیریم اور مسٹوڈن وغیرہ سب خشکی کے جانور جن کے سامنے آجکل ہاتھی ایسا ہے۔ جیسا اونٹ کے سامنے ٹٹو۔ مویشی سے پیشتر پیدا ہوئے تھے۔ اُن کے پنجرا کو برلن پیرس۔ لندن وغیرہ کے عجائبات خانوں میں موجود ہیں جو جنوبی امریکہ سائبیریا اور دیگر ملکوں سے برآمد ہوئے تھے۔

(۱۰) اور خدا نے ایک باغ لگایا اور زمین سے ہر ایک درخت اُگایا جس کا پھول دیکھنے اور پھل کھانے میں خوشنما لگتا ہے"۔ (۲: ۸-۹)

سائنس۔ ماہر علم نباتات لوئیس اگاسی نے کتاب بڑے بڑے پھولدار پودے اور پھل والے اور اناج وغیرہ انسان سے تھوڑا ہی عرصہ پیشتر وجود میں آئے تھے۔ اور (۱:۲۹) سے ظاہر ہے کہ وہ پہلے ہی سے کرۂ ارض پر موجود تھے۔ اور انسان بعد ازاں پیدا کیا گیا تھا۔

(۱۱) "اور خدا نے انسان کو اپنی صورت پر بنایا"

سائنس:۔ اعلیٰ ترین۔ مگر آخری جاندار جانداروں کے سلسلہ میں انسان تھا جو معرض وجود میں آیا۔

(۱۲) "اور خدا نے اپنا کام ختم کیا۔ ..."

سائنس:۔ جہاں تک سائنسی انکشافات اور تحقیقات کا تعلق ہے۔ انسان کی پیدائش کے بعد کسی قسم کی نئی نباتی یا حیوانی نوع وجود میں نہیں آئی ہے۔ ہم نے یہاں بہت اختصار سے کام لیا ہے۔ اخبار کے مضمون میں اس سے زیادہ اور کیا دیا جا سکتا ہے۔ تفصیلی بحث کتابوں ہی کے موزوں ہوتی ہے۔ اور یہ میں اسی کے لئے اٹھائے رکھتا ہوں۔ مگر جو کچھ لکھا گیا ہے۔ اس سے بائبل کے بیان اور سائنسی تحقیقات کے نتائج کی موافقت ظاہر ہے۔ مگر اب بھی کوئی یہ کہے کہ بائبل کی تعلیمات سائنس کے نقیض میں وہ بڑا ہی احمق ہے اور کہ

خبردسوگا ؎

حکیم ہربرٹ اسپنسر کی شہادت

ہمارے مخالف ہربرٹ اسپنسر کو جو اس زمانہ کا مشہور ترین فلاسفر تھا بہت دفعہ پیش کرتے ہیں۔ اور اُس کے قول کو سند ناطق قرار دے کر مسیحی مذہب کی تردید کرنے کے خواہاں ہوتے ہیں اب ہم اسی کی سند پیش کرکے دکھائیں گے کہ بائبل کی تعلیم اور سائنس کے انکشاف میں کوئی مطابقت ہے یا نہیں

عالم اسباب کے تمام انقلابات میں صرف پانچ امور مشترکہ ہیں یا یوں کہو کہ بقول ہربرٹ ایک ہستی ازلی ہے۔ جس کا علم انسان کے فہم و ادراک سے بھی باہر ہے۔ اور سے وہ "ممتنع الفہم" کے نام سے پکارتا ہے۔ اور اس کے مظاہر کی نہایت عام صورتیں پانچ ہیں۔ ظرف۔ زماں۔ مادہ۔ حرکت اور قوت"۔ بائبل کی اول آیتوں میں پانچوں چیزیں نہایت سادہ الفاظ میں مذکور ہیں۔

ابتدا میں ۔۔۔ زماں

خدا نے آسمان کو پیدا کیا ۔۔۔ ظرف (خلا)

اور زمین کو ۔۔۔۔ مادہ

اور خدا کی روح ۔۔۔۔ قوت

۔۔۔ جنبش کرتی تھی ۔۔۔ حرکت۔

ہم ان پر مفصل بحث نہیں کرسکتے۔ اس لئے آئندہ کے لئے اُٹھائے رکھتے ہیں۔ سر ولیم ڈاسن مشہور علم جیالوجی کہتے ہیں "یہ کیسی حیرت انگیز بات ہے کہ بائبل کی آفرینش کی جو ترتیب مذکور ہے۔ سائنس کی جدید ترین تحقیقات سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔"

مادہ ۔۔۔ زمین (۱: ۲)

تاریکی ۔۔۔ گہراؤ کے اوپر اندھیرا۔ (۱: ۲)

حرکت ۔۔۔ خدا کی روح جنبش کرتی تھی۔ (۱: ۲)

روشنی ۔۔۔ وہاں روشنی تھی ۔۔۔ (۱: ۳)

(خدا نے کہا اُجالا ہو)

حرارت ۔۔۔۔ خدا نے دو بڑے نور بنائے (۱: ۱۶)

وہی صاحب اپنی ایک اور کتاب میں لکھتے ہیں۔ اب اس میں کوئی شبہ نہیں ہوسکتا کہ آفرینش کی ترتیب جیسی پیدائش میں ہدایت ربانی سے لکھی گئی ہے۔ فلکیات اور ارضیات کے انکشافات کے عین موافق ہے"۔

پروفیسر ڈریسٹ ریم کہتا ہے "ارضیات کی تحقیقات سے موسے کا بیان حرف بحرف صحیح اور ترتیب موجودات بالکل درست ہے"۔ مسٹر میر لکھتے ہیں "پیدائش کی پہلی فصل اور مابعد کے بیانات اپنے اصل معنی میں نہ تو استعارہ ہے اور نہ رویا۔ بلکہ تاریخی واقعات کا ذکر ہے۔ اس وجہ سے انہیں واقعات کی تاریخ لفظی سمجھنا چاہئے"۔

اس سے ظاہر ہوگیا ہوگا کہ مخالف نادان ہیں۔ اور لکھتے ہیں۔ جب بائبل کی صداقت کو محض بچوں کی گھڑت سمجھتے ہیں

نوٹ:۔ اس مضمون کی تیاری میں کئی کتابوں سے کام لیا گیا ہے۔ مگر کالٹ کی "سکر پچر آف ٹرتھ"۔ "کان فلکٹ آف ٹرتھ" اور "موزز اینڈ جیالوجی" قابل ذکر ہیں۔

راقم ہ۔ مسٹر جے آر۔ رائے صاحب جونکسٹ۔ لاہور۔

سیالکوٹ کنونشن

تول میکایا۔ خداوند زندہ ہے۔ جو کچھ خداوند مجھے فرمائیگا میں وہی کہونگا۔ سلاطین ۲۲/۱۴

۸۔ اگست کے نور افشاں میں کسی بزرگ نے بندہ واعظ کو آگے دھر لیا ہے کہ وہی بولے۔ گویا مار کھانے کا ٹھیکہ واعظ ہی نے لیا ہوا ہے۔ خیر صاحب اگر میرے مار کھانے سے آپ کو صحت ہووے۔ قوم کا بھلا ہو۔ کلیسیا کی بہتری ہو خداوند کا جلال ہو تو یہاں کس کو عذر ہے۔ جو کچھ خداوند مجھے فرماتا ہے۔ عرض کئے دیتا ہوں۔

پرسوں کا ذکر ہے کہ جب سیالکوٹ کنونشن کا پروگرام میرے پاس آیا اور میں نے بھائیوں میں تقسیم کیا۔ تو ایک صاحب جو ہمیشہ کنونشن میں جاتے ہیں کہنے لگے کہ کنونشن آہستہ آہستہ بیوپاریوں کا میلا ہوجائیگا۔ میں نے پوچھا وہ کیسے۔ جواب دیا کہ رسیوں تک کے کرایہ تو مقرر ہوگئے۔ کسی دن کو ایسا نہ ہو کہ خداوند کا یہ فرمان کنونشن پر صادق آدے۔ کہ میرے باپ کے گھر کو بیوپار کا گھر مت بناؤ۔ سچ پوچھئے تو یہ بات کنونشن کے حق میں ناگوار ہی معلوم ہوتی ہے۔ اگر غور کیا جاوے تو منتظمان کنونشن بے قصور ہیں۔ کیونکہ سب اسباب جو کنونشن میں منگوایا جاتا ہے۔ وہ کرایہ پر آتا ہے۔ کنونشن میں کوئی ایسا ریزرو فنڈ نہیں ہے کہ اُس خزانے سے خرچ کرتے رہیں۔ بڑا ضرورینہ ہے۔ اُس میں سنا اُٹھنا بیٹھنا بلا کرایہ ہے۔ میرے خیال میں سب سے بہتر یہ ہے کہ ایک لاکھ روپیہ کنونشن فنڈ میں جمع کرکے بنک میں رکھا جاوے۔ اُس کی آمدنی سے ہر سال سب سامان بلا کرایہ مہیا کرکے ناظرین کر دیا جاوے۔ سب اعتراض دور ہو جائینگے۔ مسلمانوں نے پچاس لاکھ روپیہ ٹرکی کی مدد کے واسطے ہندوستان سے بھیجا۔ یونیورسٹی کے واسطے لاکھوں روپئے جمع کرلئے۔ ہندوؤں نے ۳۰ لاکھ سے زیادہ یونیورسٹی کے واسطے جمع کرلیا۔ اس وقت ہندوستان میں ۴۰ لاکھ مسیحی ہیں ایک لاکھ روپیہ جمع نہیں کرسکتے؟ کرسکتے ہیں لیکن کرینگے نہیں۔ وجہ سبب۔

کلیسیاؤں کے تفرقے۔ مشنوں کی جدایاں۔ رسومات کے بکھیڑے کہاں دینی غیرت کو پیدا ہونے دیتے ہیں حقیقی میل تو ہے ہی نہیں۔ میرے پاس ایسی ایسی مثالیں ہیں۔ کہ اگر میں اُن کو بیان کروں تو ابھی آگ لگ جاوے۔ لیکن میں آگ نہ لگاؤں گا۔ صرف محبت کی چھڑی سے ڈراؤنگا۔

من برائے وصل کردم آمدم
نے برائے فصل کردم آمدم

کنونشن میں جو جوش لگا ہے گا ہے دیکھا جاتا ہے میں نہیں کہتا کہ بالکل عارضی ہے۔ اُس میں بہت کچھ حقیقت بھی ہے۔ جس سال کنونشن کا موٹو تھا کہ ہم یسوع کو دیکھنا چاہتے ہیں اُس کی ایسی تاثیر ہوئی کہ اب تک اس کا لطف باقی ہے۔ ایک

شخص کا ذکر ہے کہ اُس نے اپنی زندگی کا موٹو یہ بنایا کہ میں یسوع کو دیکھونگا۔ دن رات اسی دھن میں لگا رہا۔ یسوع کے دیدار کا طریقہ کلام سے معلوم کرلیا یسوع نے اپنا آپ اُس پر ظاہر کردیا۔ بارہا اس نے یسوع کا دیدار پایا۔ دُعا میں۔ رویا میں۔ خواب میں۔ یسوع نے بارہا اس سے باتیں کیں۔ وہ سب روئتیں۔ خواب گفتگو اُس کے پاس تحریر شدہ موجود ہے۔ کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ کنونشن سے فایدہ نہیں۔ لاریب کنونشن خدا کی برکتوں کے ظہور اور حصول کا ذریعہ ہے۔ میں کہتا ہوں کہ آؤ اور یسوع کو دیکھو۔

اب سوال یہ ہے کہ عام طور پر ان برکتوں کا ظہور کیوں نہیں ہوتا۔ اس کا جواب ایک ہی ہے کہ رفاقت اور یکدلی نہیں تفرقات خدائی برکات کے رکاوٹ ہیں۔ پادری کنن دگرم صاحب نے جو کچھ لکھا وہ حق لکھا ہے۔ سچا اور درست فرمایا ہے کہ رفاقت کا طریقہ جب استعمال نہیں ہوتا۔ جب ہر کوئی اپنی رکابی۔ پیالی خصوصی لیکے الگ ہو جاتا ہے۔ تو رفاقت کہاں سے آوے۔ یہاں تک بیہودگی اور بدذاتی تو اس رفاقت اقدس میں آگئی ہے۔ کہ چلوں میں دو قطرے ڈالدیتے ہیں۔ کہ لو بھائی رفاقت کر بیٹھے چاٹا کرو۔ چلو میں آلو بنارہے ہیں میں جو امسال ہندو بیری گیا تو وہاں کنونشن میں رفاقت کی رسم عمل میں لائی گئی لیکن وہاں بھی وہی بیہودگی برتی گئی۔ بہرکیف مٹی کے چراغ یا شیشیاں مٹی کی بازار سے لے آئے۔ ہر ایک کے ہاتھ میں ایک پیالی دیدی۔ اور اس میں قدرے افسادرتینہ ڈالدیا۔ چلو جی رفاقت ہوگئی۔ مجھے تو یہ عمل معلوم ہوتا تھا سو میں بلبرکر لڑا مخو تماشا ہو گیا۔ اس سے تو شرابیوں کی رفاقت بھلی ہے۔ ایک۔ دن کا ذکر ہے۔ کہ میں ریلگاڑی میں بیٹھا تھا۔ اسی کمرے میں ایک ہندو تھا نیز اور ایک مسلمان جنٹلمین دونوں دوست آن بیٹھے۔ جیوں گاڑی چلی برانڈی کی بوتل بیگ سے نکالی۔ اب حیران ہوے کہ گلاس کوئی نہیں تھیں کس طرح پیویں۔ نے ہنسی میں کہا کہ بیری جوتی نئی ہے۔ اس میں ڈالکر پی لو تو کہنے لگے کہ واہ آپ تو خوب دل لگی کرتے ہیں۔ میں نے کہا کہ نفی نفی مثبت ہوتا ہے۔ جوتی ناپاک شراب ناپاک۔ دونوں ملکر پاک ہو جاینگے۔ پھر خوب کھل کھلا کر ہنسے آخر انہوں نے آپس میں فیصلہ کیا کہ شراب امرت ہے۔ یہ جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ سو انہوں نے بوتل کو منہ لگا پی لیا۔ باری باری بوتل کو منہ لگاتے تھے۔ میں تو اُن کی رفاقت پر عش عش کرتا تھا۔ اور خیال کرتا تھا کہ ہمارے مسیحی بھائی ان سے بھی گئے گذرے۔ چونکہ حقیقی رفاقت وہاں نہیں ہے۔ وہاں قانون پر قانون اور رسوم پر رسوم ہے۔ ڈسپلین پر زور ہے نہ محبت پر۔ نہ کلام پر نہ خداوند کے فرمانے پر۔ اس صورت میں یکدلی کہاں ہو سکتی ہے۔ جب یکدلی نہیں تو روح القدس کا نزول کیسے ہو سکتا ہے۔ لہذا مجموعی طور پر برکت بھی حاصل نہیں ہو سکتی ہے۔ چونکہ وہاں ایسے بھی جاتے ہیں جو صرف یسوع کے نام پر فدا ہیں۔ وہ خاص برکات حاصل کرآتے ہیں۔ اسلئے میں کنونشن کو بےفایدہ نہیں سمجھتا۔ جو شخص برکات پانا چاہتا ہے۔ کلیسیائی جھگڑوں کے ٹنٹے چھوڑ کر صرف مسیح کے نام پر آوے۔

میں خداوند کے نام گواہی دیتا ہوں کہ وہ ضرور برکت پاونگا۔ خالی آیگا تو بھرا جایگا۔

امسال خدا نے خیر رکھی تو مجھے اُمید ہے۔ میں بھی حاضر ہونگا۔ اور ضرور برکتیں پاونگا۔ اگر کوئی شخص خداوند کے دیدار کا بھوکا ہو اور سچ مچ اس کو یسوع کا عشق لگا ہو تو خداوند اپنے آپ کو اُس پر ظاہر کریگا۔ دیدار کے واسطے سب سے اچھا وقت صبح کے ۴ بجے ہوتا ہے۔

مجھے بہت کچھ کہنا ہے۔ مگر سیاہی اور قلم سے نہیں خدا چاہے تو جلدی ملاقات ہوگی۔ زبانی کہہ سن لینگے۔ آپ تشریف لادیں اور ضرور آویں۔ نورافشاں میں باقی آیندہ کے جھگڑے کے خیال سے مختصر لکھا ہے۔ خوشی کی بات ہے کہ نئے اڈیٹر کی مہربانی سے اس جھگڑے سے خلاصی پائی

اتنے غم بھرے ہوئے بیٹھے ہیں بزم میں۔
پر کیا کریں کہ مہر ہے منہ پر لگی ہوئی۔

راقمہ

بادشاہ کی آمد

گذشتہ سے پیوستہ

دسواں باب

ایک روز کا ذکر ہے کہ ایک عورت جو راجکماری کے گھر کے پاس رہتی تھی۔ وہ اسے ملنے کے لئے آئی۔ چونکہ جس دن سے اُس نے اپنے گھر کو چھوڑ دیا۔ راجکماری نے اپنے عزیزوں کی کچھ خبر نہیں پائی۔ وہ اس عورت کو دیکھ کر نہایت خوش ہوئی۔ اُس نے بتلایا کہ چند روز ہوئے کہ آپ کی ماں کہیں باہر چلی گئی اور باپ اکیلے گھر میں ہیں"۔

یہ سنکر راجکماری کے دل میں بڑی اضطرابی پیدا ہوئی اور چونکہ اُس کا والد اُس سے کچھ پرہیز نہیں کرتا تھا۔ اسلئے وہ کیوں اُس کے پاس نہ جائے۔ البتہ وہ تن تنہا گھبراتا ہوگا۔ اور بیٹی خود اُس کو دیکھنے کی بڑی مشتاق تھی۔ گموونی نے بھی سنتے ہی یہ بات مناسب سمجھی کہ میری دانست میں مسیحی ہونے سے عزیزوں سے جدا ہونا صرف مجبوری کی غرض سے ہونا چاہئے۔ اور اگر آپ کے والد آپ کے ملنے کو راضی ہوں تو ضرور اُن کے پاس جانا چاہئے۔ مجھے ایک مریضہ کو دیکھنے کے لئے اس طرف گاڑی میں جانا ہے۔ اور میں آپ کو اپنے ساتھ لیتی جاؤنگی۔ اور واپس آتے وقت لیتی آؤنگی۔

راجکماری اپنے والد کو دیکھنے کی اُمید سے شادماں ہوئی۔ اور عین وقت گاڑی پر سوار ہوئی۔ جب گھر پہنچی تو نہایت مایوس ہوئی۔ کیونکہ نوکر کے سوا کوئی حاضر نہ تھا۔ لیکن اس خیال سے کہ شاید اتنے عرصہ میں واپس آجائیں گموونی کو جانے دیا اور گھر میں بیٹھی رہی۔

وقت گذرتا گیا اور کوئی نہیں آیا۔ اب راجکماری نا اُمید ہوگئی اور گموونی کی راہ دیکھنے لگی۔ کہ اتنے میں یکایک کا دروازہ کھلا۔ اور اس کا والد اندر آیا۔ راجکماری اپنی خوشی میں پھولگئی کہ شاید میرا باپ محبت سے نا راضی سے در



فوراً اس کے پاس جاکر گلے لگالیا۔

ظاہراً والد ناراض نہ تھا۔ اس نے بیٹی کو پیار کیا۔ اور بیٹھ کر کہا "بیٹی اِس بات کا کیا مطلب ہے"؟

"میں نے سمجھا کہ تم نے مجھے اپنے نئے دوست کے لئے چھوڑ دیا"۔ بڑی اداسی سے راجکماری نے کہا۔ "اے ابا آپ ایسا نہ کہئے۔ میں نے مجبوری سے نہ کہ اپنی خوشی سے آپ کو چھوڑ دیا۔ میری والدہ نے کہا کہ میں ایک مسیحی کے ساتھ نہ رہونگی۔ تو میں کیسے رہ سکتی؟ جہاں میں نے خبر پائی کہ آپ اکیلے ہیں میں فوراً چلی آئی۔ بتائیے میری والدہ کب آئیں گی؟"

والد نے جواب نہ دیا کیونکہ اس وقت کمودنی راجکماری کو لینے کے لئے آپہونچی۔ جب ہرپرشاد نے اُس کا مطلب سمجھا تب اُس نے کہا "بیٹی تم کیوں جاتی ہو۔ کیوں میرے ساتھ نہیں رہتی؟" الغرض کمودنی اکیلی چلی گئی۔ اور راجکماری اپنے ہی گھر میں رہی۔ فرصت پاکر ہرپرشاد نے راجکماری کو خوب غور سے دیکھکر کہا "بیٹی تمہارے نئے دوستوں نے تمہاری بخوبی خاطرداری کی۔ تم بہت ہی تندرست اور بحال نظر آتی ہو"۔

راجکماری نے شوق سے جواب دیا۔ "ہاں وہ مجھ سے بڑی محبت سے پیش آتی ہیں لیکن ابا میں اُن کے گھر میں سست تو نہیں رہتی ہوں۔ میں نے کئی ایک کام کرنا سیکھا اب سُنی کبھی مجھے اچھی نرس بنیگی مجھے اوروں کی خدمت کرنا پسند ہے"۔ تب بڑی توجہ سے ہرپرشاد نے کمودنی کے کام اور اس کی طرز زندگی کا بیان سُنا اور اپنے دل میں سوچنے لگا کہ یہ تو مسیحی مذہب کا نتیجہ ہے۔ ہماری بہتیری عورتیں ایسی زندگی بسر کرنا نہیں جانتی۔ اور اپنی بیٹی کے بشاش چہرہ کو دیکھکر اس کو اقرار کرنا پڑا کہ اس بیچاری کی زندگی بالکل بے لطف ہوگئی تھی۔ اب اپنے نئے ایمان کے ذریعے سے از سرِ نو شروع ہوئی۔ اثنائے گفتگو میں راجکماری نے کہا "ابا آپ ناراض نہ ہوجئے۔ ڈاکٹرنی کے گھر میں ہم تینوں دعا مانگتی ہیں کہ خداوند یسوع مسیح کے آنے پر آپ اور میری والدہ تیار پائے جائیں۔ یہ میری دلی خواہش ہے"۔

ہرپرشاد نے مسکرا کر کہا "بیٹی تم لوگوں کی دعا سے کچھ نقصان تو نہ ہوگا۔ لیکن تمہاری والدہ کا دل بڑا سخت ہے۔ وہ ہرگز مسیحی ہونے کو منظور نہ کریگی اور نہ تم کو معاف کریگی اسلئے زیادہ اُمید نہ رکھنا"۔

راجکماری نے دلجمعی سے جواب دیا۔ "ابا آپ خدا کی قدرت کا اندازہ نہیں کرسکتے ہیں بالکل نااُمید تھی کہ میرا بپتسمہ کبھی نہیں ہوسکتا لیکن دیکھئے ہوگیا۔ اور میں آپ سے پھر ملنے کی نااُمید تھی لیکن دیکھئے میں آپ کے پاس بیٹھے ہوئے آپ سے بات چیت کرتی ہوں۔" ہرپرشاد خاموش بیٹھا تھا تب اُس نے کہا "بیٹی جب میرے دل میں وہی شوق پیدا ہو جو تمہارے دل میں ہے۔ تو شاید میں بھی یسوع مسیح کی آمد کے لئے تیار ہوجاؤنگا۔ اب تک میرا کچھ ایسا شوق نہیں ہے۔ اگر وہ کل بیان کرتا وہ یہ بھی کہتا کہ ایک وقت میرا بڑا شوق تھا لیکن میں نے وہ آواز جو میرے دل میں سنائی دیتی تھی نہ سنی چونکہ میں دنیاوی نقصان اٹھانے سے ڈرتا تھا۔ اسلئے اپنے گوشۂ دل کو بند کردیا۔ اس وقت جب میں سننے کے لئے مستعد ہوں وہ سنائی نہیں دیتی ہے"۔

راجکماری محض اس امر سے ناواقف تھی اور اپنی اور اپنے رفیقوں کی یاد کرکے بڑی اُمیدوار تھی۔

روز والد اور بیٹی آپس میں گفتگو کرتے تھے۔ اور اکثر سبب سے ضروری اور دلچسپ مضمون پیش نظر آتے تھے۔ ایک دن کا ذکر ہے۔ کہ راجکماری گاتی ہوئی سلائی کر رہی تھی کہ اس کا والد پاس آیا۔ اور اس کو غور سے دیکھکر کہا "بیٹی تم بڑی خوش نظر آتی ہو"۔ فوراً اس نے جواب دیا "ہاں ابا بیشک نہایت خوش ہوں"۔ پھر اس کے والد نے کہا "لیکن تم پہلے خوش نہ تھی۔ تم بڑی اداس ہوتی تھی۔ بتاؤ حال میں کیا فرق ہوگیا۔ میری نظر میں تو سب کچھ ویسا ہی ہے"۔

راجکماری "ہاں حال میں کچھ فرق بلکہ دل میں زمین اور آسمان کا فرق ہے۔"

والد "کیا فرق اُس کا بیان کرو"۔

راجکماری۔ (ہچکچائی) ابا میں کیا بتاؤں؟ پہلے تو گویا میرے سامنے ایک بڑا کالا پردہ لٹکتا تھا جس کے آگے کچھ بھی نظر نہیں آتا تھا۔ اب میرے سامنے تیز روشنی چمکتی ہے۔

والد "بیٹی اپنا مطلب سمجھاؤ۔ پردہ سے کیا اور روشنی سے کیا؟"۔

راجکماری۔ ہندو مذہب میں کیا اُمید ہے یا اس زندگی کے یا آئندہ کے لئے اُمید کہیں نہیں پائی جاتی ہے۔ طرح طرح کی پیدائش سے جی گھبراتا ہے۔ اور آپ نے کبھی مجھے نہ سکھلایا کہ ہندو مذہب سچا ہے۔ تو میں تسلی کہاں سے ڈھونڈھ سکتی ہوں؟

راجکماری نے بشاش چہرے سے جواب دیا کہ "ابا اب بہت کچھ جانتی ہوں۔ مجھے ایک نیا بدن ملیگا جو خداوند یسوع کے جلالی بدن کا ہمشکل ہوگا۔ میرا ایک غیر فانی اور لازوال مکان ہوگا۔ جو خدا کے گھر میں ہے۔ اور جو کچھ خداوند یسوع کا ہے میں اُس میں شریک ہونگی۔ البتہ میں آنا نہ جانتی لیکن ڈاکٹرنی اور پادری صاحب نے مجھے بتایا۔"

ہرپرشاد "لیکن بیٹی بائیبل میں لکھا ہے کہ عدالت کا دن ہوگا۔ اور سب کے سب خدا کے تخت کے آگے کھڑے ہونگے۔ کیا تم اس خیال سے حیران نہیں ہوجاتی ہو؟"

راجکماری "نہیں کیونکہ میں نے یہ سیکھا کہ اگر میرے گناہ معاف اور میں اُس کے داغ سے پاک صاف ہونگی۔ تو میری عدالت ہوچکی ہے جبکہ خداوند یسوع نے میرے گناہوں کو اپنے اوپر اٹھاکر انہیں دور کیا تو وہ کیونکر پھر ملینگے؟"

ہرپرشاد اپنی بیٹی کی باتوں کو سنتے ہی متعجب ہوا کیونکہ خدا ہی نے اس کو تعلیم دی کہ ایسے روحانی بھید اس کی سمجھ میں آگئے۔ باقی داشتہ

صرف برطانیہ کلاں میں ایک سال کے اندر بیر وغیرہ کی بوتلوں کے لئے ....، ٹن کاگ خرچ ہوتے ہیں۔

ویرہ وون میں پادری جان فورمن صاحب کا تیسرا لکچر

اعمال کی کتاب ۱: ۱۱ اے جلیلی مردو تم کیوں کھڑے آسمان کی طرف دیکھتے ہو یہی یسوع جو تمہارے پاس سے آسمان پر اُٹھایا گیا ہے۔ اسی طرح پھر آئیگا جس طرح تم نے اُسے آسمان پر جاتے دیکھا ہے۔

عرصہ قریب اُنیس سو تیرہ برس کا ہوا کہ یروشلم کے قریب زیتون پہاڑ پر عیسوی الوداعی جلسہ فراہم ہوا جس میں مسیح کے رسول حاضر و شریک تھے۔ اس جلسہ کی کارروائی ذیل کے پروگرام کے مطابق ہوئی۔

اوّل۔ شاگردوں کو یروشلم میں ٹھہرنے کا حکم دیا گیا۔ تاوقتیکہ روح القدس کو حسب وعدہ حاصل نہ کریں۔

دوئم۔ بعد روح القدس کی حصولیت کے گواہی اور منادی کی خدمت کا حکم۔

اس پروگرام کے اختتام پر یہ مجلس آسمان پر اٹھا لیا گیا شاگرد لوگ اس جانفزا مفارقت سے نہایت مغموم و متفکر حالت میں کھڑے آسمان کی طرف تاک رہے تھے۔ اسی وقت دو فرشتوں کی معرفت اُن کو تسلی دی خبر دی گئی۔

مضمون:۔ فرشتوں کی مضمون خبر یہ کہ مسیح پھر آئیگا۔

(۱) اُس کے آنے کی تیاری ہماری طرف سے ہونی چاہئے۔ جبکہ دنیوی حکاموں اور افسران کے آنے کی خبر پاکر لوگ کیسی بڑی تیاری کرتے ہیں۔ اس سے کہیں زیادہ اس افسر حقیقی کی آمد کی تیاری کی ضرورت ہے۔ پر اس تیاری میں عمارتی اور جسمانی تیاری کی چنداں قید اور ضرورت نہیں۔ بلکہ پیشتر دلی تیاری کی ضرورت ہے۔

(۲) اس کی دوسری آمد کی نسبت پیشینگوئیاں ہوئی ہیں تو وہ کے حق میں۔ بادشاہوں کے واسطے اور پہلی بھی ہو چکی ہیں۔

جیکہ تصدیق اور تقدیس کی تعلیم ہم ضروری سمجھ کر دیتے ہیں تو اس کو بھی ضروری سمجھ کر ضرور سنا دیں۔ یہ اور بات ہے کہ بعضوں نے اس پر غلط تعلیم دی غور کرنے کی بات ہے کہ جب غلط تعلیم دی گئی تو کتنا زیادہ سچی اور درست تعلیم کی ضرورت ہے۔

مسیح کی آمد پر کسی نے حساب جوڑا کہ ہر ۳۰ آیت میں سے ایک میں مسیح کی آمد کا بیان ہے۔

پھر کسی نے حساب لگایا کہ ۲۷ کتابوں میں سے ۲۳ میں پہلی آمد کا بیان ہے اور چار میں دوسری آمد کا۔

البتہ چار خطوں میں مسیح کی آمد کا بیان نہیں ہے۔ یہاں کو خط لکھا کہیں بلکہ پوسٹ کارڈ ہیں یعنی فلیمون اور یہوداہ اور دوسرا و تیسرا خط یوحنا۔

۲۳ کتابوں میں مسیح کی عشائے ربانی کا ذکر نہیں ملتا۔ یہ چار میں موجود ہے۔

(۳) مسیح کی آمد میں وہ باتیں شامل ہیں جن کی ہماری روزانہ زندگی میں اشد ضرورت ہے۔ مثلاً۔ بیداری کی۔ جاگتے رہو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ وہ کب آویگا۔ الخ یہیں کے لئے بڑی ضرورت ہے کہ بیدار رہے۔ غفلت سے بچو۔

غفلت سے اب تو جاگو بیدار ہو کے جاگو۔
تحمل کی خنوری میں شنوید ہے مسیح کی۔

بڑی بات یہ ہے کہ ہم گناہ سے بچیں۔ تمہارے روح اور جسم مسیح کے آنے تک پورے پورے محفوظ رہیں۔

یوحنا کے پہلے خط کے ۳ باب میں مذکور ہے کہ اس وقت ہم خدا کے فرزند ہیں اور ابھی تک یہ ظاہر نہیں ہوا کہ ہم کیا کچھ ہونگے۔ یہاں صاف طور سے مسیح کے ظہور کی طرف اشارہ ہے دو باتیں یاد رکھو۔

۱۔ پاکیزگی میں اور مسیح کی آمد میں بلحاظ زندگی رشتہ ہے۔

۲۔ مسیح کی آمد میں اور ہماری خدمتوں کے درمیان ایک رشتہ ہے نیز سب سے بڑی اور جلالی خدمت انجیل کی بشارت ہے۔ متی کی انجیل ۲۸ باب میں ہمارے خداوند کا یہ آخری حکم مندرج ہے کہ سب قوموں میں انجیل کی منادی ہو۔ جس منادی میں اور مسیح کی آمد میں ایک گہرا رشتہ ہے ہر ایک مسیحی کا فرض ہے۔ چاہے وہ مشن کا ملازم ہو یا سرکاری ملازمت میں ہو گواہی دیوے۔

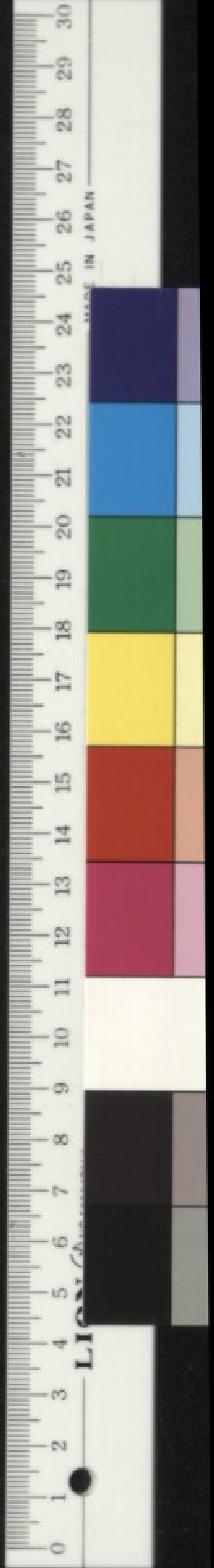
بنوں وغیرہ سرحدی جگہوں میں ہم کو علم نہیں کہ پوری طور سے گواہی کا کام ہو چکا ہے یا نہیں۔ تاہم ہمارا کام گواہی دینے کا ہے۔ بازاروں میلوں میں۔ ریل گاڑیوں پر غرض جہاں موقع ملے سناؤ۔ پھر مسیح کی آمد دخت اور شاخ کی بات ہے۔ چاہئے کہ ہم اُس میں لگے رہیں۔ اسے بچو تم اس میں قائم رہو۔ تاکہ اس کے آنے کے وقت شرمندہ نہ ہو۔ بعض نے مسیح کے آنے کا وقت بتلایا۔ اگرچہ میں اس کو ایک بدعتی خیال سمجھتا ہوں پر تو بھی کتنے ہیں جو اس کے آنے کی اُمید میں درختوں کی نئی کونپلیں وغیرہ پر دل لگا کر منتظر رہتے ہیں۔

ان باتوں کے علاوہ چند اور باتیں بھی ہیں جو پوری ہوتی جاتی ہیں۔ مثلاً

(۱) اُس کی گم شدہ بھیڑیں یعنے یہودی قوم اپنے حقیقی چوپان کے پاس آتی جاتی ہے یہودیوں میں سے پچاس برس میں جتنے لوگ اب تک عیسائی ہو چکے ہیں۔ اُن میں سے چار سو منادہو چکے ہیں۔ (۲) صلح اور یگانگت۔ ۱۷ اپریل کو نیویارک میں ایک کمیٹی فراہم ہوئی جس میں ایم۔ ای مشن اور پریسبٹیرین مشن نے آپس کے میل و محبت سے ظاہر کیا کہ بڑا کام ہو رہا ہے۔

دانیل ۱۰ باب۔ بعضوں نے بیان کیا کہ حسابات کی مطابقت انہوں ہی معلوم ہوتی ہے کہ کیا ہی زندگی اور دنیا میں پاکیزگی ہوتی ہے؟ کتنے کنونشن ہوئے۔ اگرچہ گناہ اور شرارت بھی ترقی پر ہے نیز کلام اور بشارت کی ترقی۔ ان باتوں سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کی آمد نزدیک ہے۔ یوحنا بیان کرتا ہے۔ کہ ایمان اور بے ایمانی دونوں میں ترقی ہوگی۔

ایک اور بات بھی قابل غور ہے کہ سچی تعلیم دینے والوں میں سے بھی بعض نے مسیح کی دوسری آمد کا بیان بڑی شد و مد کے ساتھ کیا۔ اور ہنوز کر رہے ہیں۔ مثلاً پادری اولسن صاحب مرحوم اور فی الحال پادری زکس صاحب محدود



یاد رہے کہ ان صاحبان کی تعلیم اصولوں کے ذرہ بھی خلاف نہیں۔ بلکہ انجیل کے مطابق نہایت سادہ تعلیم ہے۔ اب ایک سوال ہے۔ دوستو کیا آپ نے کبھی مسیح کی آمد کے بارے میں سوچا؟ ایک لارڈ صاحب بیان کرتے ہیں کہ چالیس برس تک ایک منٹ بھی میرے سامنے سے یہ خیال دور نہ ہوا۔ کہ مسیح آج آویگا۔ اگرچہ مشکل بات تو ہے۔

کرنیل ہارڈی صاحب برسوں تک اُس کی آمد کے لئے سوچتے رہے۔ دیکھئے جب ہمارا کوئی عزیز ریل پر آنے والا ہوتا ہے تو کتنا انتظار کرتے ہیں۔

موقع نہ بہت ملتے رہینگے۔ پر عزیزو دنیوی کاموں کے موقوف کو چھوڑکر خداوند مسیح کی آمد پر سوچئے

مسیح کی آمد کے حق میں آخری دعا ہے۔ اے خداوند یسوع آ۔ ایک مس صاحبہ نے ایک رسالہ میں بیان کیا کہ ایک فرشتہ آتا ہے اور ہر ایک کے گھر میں جاتا ہے۔ اور مسیح کی آمد کی خبر دیتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ کل مسیح آویگا۔ اور ایک ایسے خاندان میں جاتا ہے۔ جس کی بڑی بدنامی ہو رہی ہے۔ وہ خاندان یہ سنکر نہایت رنجیدہ ہوکر کہتا ہے کہ کل نہ آوے پھر ایک ایسے گھر میں جاتا ہے جہاں بیماری ہے۔ وے بھی ایسے ہی فکرمند ہوتے۔ کوئی دولت کے بٹورنے اور نشہ میں لگا ہوا مخمور ہے۔ مسیح کی پہلی آمد کی مجوسیوں سے خبر پاکر بادشاہ گھبرا گیا اور اُس کے ساتھ تمام باشندگان یروشلم گھبرا گئے کیوں؟ اس لئے کہ جب اُنہوں نے سنا کہ یہودیوں کا بادشاہ آگیا پر ہم تیار نہیں۔ یہ بات روزمرہ کے مشاہدہ میں آئی اور دیکھی گئی ہے کہ اگر خانگی کاروبار میں کسی وقت کوئی کام درست نہ ہو تو کیسی گھبراہٹ ہوتی ہے۔

ایک دفعہ دو شخصوں نے ایلپس پہاڑ پر کھڑے ہوکر روم اور جرمن کو سلام کیا۔ ایک صاحب نے روم کی گزشتہ شان و شوکت کو سلام کیا۔ دوسرے صاحب نے موجودہ اور آئندہ آنے والی شان و جلال کو ٹوپی اُتار سلام کیا۔ پس

عزیزو وقت ہے کہ ہم بھی ایمان کے پہاڑ پر کھڑے ہوکر اُمید کی نگاہوں سے اپنے خداوند کی آمد کے جلال اور سلامتی کے زمانہ کو دیکھنے کے منتظر رہیں۔

خادم ایم۔ سی نیوٹن۔ مگل دہرہ دون

چوتھا لکچر

زبور ۳۸ : ۱۸ ۔ میں اپنا گناہ آپ کھول کے کہتا ہوں۔ اور اپنی تقصیر کے لئے غمگین ہوں‘‘

انگریزی میں دو لفظ ہیں ایک تو (I Will) یعنی میں غمگین ہونگا۔ جو کہ زمانہ حال کے خیال اور ارادہ کو ظاہر کرتا ہے۔ دوسرا لفظ (I Shall) جو کہ زمانہ مستقبل کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ مگر مجھے طور پر۔ کاشکہ زبور نویس کے ساتھ ہر ایک کی موجودہ زندگی میں گناہ کے غم کا احساس اور ارادہ پیدا ہووے۔ اور مصمم ہووے۔

ایک مفید اور ضروری صلاح۔ اپنی زندگی کی نظرثانی کرو اگر کسی کے روحانی سامان اور تیاری میں کسی قسم کی کمی اور گڑبڑی ہو تو افسوس ہے کہ وہ جلد اس کو درست کرنے کی فکر اور کوشش کرے۔ کیونکہ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔

ایک ریوائیولسٹ صاحب کا بیان۔ جب اُنہوں نے نیویارک صوبہ میں دورہ کیا تو ایک گرجا گھر میں لوگ اپنے گناہوں سے قایل ہوکر اس کثرت سے زمین پر گرنے لگے۔ کہ اگر میرے دونوں ہاتھوں میں تلواریں ہوتیں۔ اور مارنا شروع کرتا تو بھی اتنی جلدی اتنے لوگوں کو نہیں گرا سکتا تھا۔

اگرچہ یہ کام خدا کی روح کا ہے۔ پر یاد رکھئے کہ ہماری اپنی مرضی یعنے دل اور ارادہ پر بھی موقوف ہے۔

ایک صاحب نے جو امریکہ کے دکھن میں کام کرتے تھے بیان کرتے پھرتے تھے کہ لوگ گناہ کرتے ہوئے بھی آپنے آپکو شریف بناتے اور سمجھتے۔ ملازمت اور اونچے خاندان پر لوگ فخر اور خیال کرتے۔ آپلے پوش ہوکر اور رکھ دنیا کی نظر میں نوپاک پر اندر سڑاہٹ۔

یسوع رویا۔ کیوں؟ لوگوں کی کم اعتقادی کے سبب کیا ہمارے گناہ کو دیکھکر مسیح روئے اور ہم ہنستے رہیں۔

ہمارے گناہ سے دنیا کو بڑا نقصان ہوا۔

ایک انگریز جو اسکاٹ لینڈ کا تھا۔ فتح گڈھ میں ملازم تھا بڑا شرابی تھا پر درمیان میں اُس نے شراب چھوڑ دی۔ ایک دفعہ اس کے مکان پر ایک کرنل صاحب تشریف آور ہوئے کرنل صاحب کی ترغیب سے پھر شراب پینا شروع کر دیا۔ وہ پاگل ہو گئے۔ اُن کی میم صاحبہ بڑی رنجیدہ اور اداس رہتی تھی۔ آخرکار کلکتہ میں وہ مر گئے۔ اب اس کرنل کی بابت آپ کا کیا خیال ہے۔

اگر ہمارے گناہ اوروں کو کمزور کرتے تو ہماری جانی روحانی اور ذہنی ترقی ہوتی۔ یوں گناہ سے ہم نے اپنا نقصان کیا۔ گناہ ایک کمینہ اور رذیل کام ہے۔

فریسی اور محصول لینے والے اور مسرف بیٹے کی تمثیلات مناسب ہے کہ ہر ایک اپنے گناہ کو دیکھے۔ نہ کہ دوسروں کے

آپ نے بیان کیا کہ ایک لڑکا میرا ہم جماعت تھا۔ وہ ننکاگو میں اپنی شرارتوں میں پڑکر اور بگڑکر مر گیا۔ میرے والد کا غم و افسوس بھی ایسا ہی تھا۔ داؤد ناتن نبی کے ذریعہ قایل ہوا اور توبہ کی۔ پطرس زار زار رویا۔ آج نجات کا دن ہے آؤ۔ اب قبولیت کا وقت ہے۔ توبہ کرنے کا ایک پھل یہ ہوگا کہ وہ اپنے گناہ کا اقرار کریگا۔

ایک پادری صاحب کا ذکر ہے کہ اُنہوں نے گناہ کیا ایک دوسرے کی بجائے خود لکھا۔ آخر کو اُن کے دل نے اُن کو قایل کیا اور اقرار کیا۔

اڈیسہ میں لوگ اپنے گناہوں پر یہاں تک روئے کہ ان کے پاؤں تلے کیچڑ ہو گئی۔

پنجاب میں ایک پادری وارث الدین صاحب کا حال جب اُنہوں نے خدا کی روح پائی قایل ہوئے اور قرضہ ادا کیا۔

امریکہ کے ایک ڈاکٹر پادری صاحب جو کہ پریسبٹیرین ہیں بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے سنڈے سکول میں ایک آدمی کے چھ سو روپیہ کا اقرار کیا کہ میں اِن کا چور ہوں۔

مالک سے خود جا کر اقرار کیا۔ مالک نے رحم کیا اور معافی پائی۔ چوری کے بوجھ سے دل ہلکا ہو گیا۔

کیا ہم کسی کے قرضدار ہیں۔ مسیح سب کو بلاتا ہے۔

مسیحی مسافر جس کے کندھوں پر گناہ کا بوجھ تھا۔ جب اُس نے مسیح کی صلیب پر نظر ڈالی۔ گناہ کی گٹھڑی مسیح کی قبر میں جا پڑی۔

ایک شخص جو بڑا خبر رہتا تھا ایک مرتبہ اُس نے مسیح کی صورت خواب میں دیکھی۔ وہ کہتا تھا جب میں اپنی صورت کو دیکھتا تھا تو ڈر معلوم ہوتا تھا پر مسیح کی صورت سے خوشی اور راحت معلوم ہوتی تھی۔ چالیس برس اُس کی باقی ماندہ زندگی بسر ہوئی۔ پس خدا ہر ایک کو یہ توفیق بخشے کہ وہ خدا کے سامنے اپنی زندگی کا فیصلہ کرے۔ آمین

راقم۔ ایم سی نیوٹن گِل۔ دہرہ دون۔

شعر و سخن

غزل

از

فکر طبع جارج ملٹن تائب لودیانوی

چھونکا گولا کہ آہ نے یاں جسم و جاں تلک
پہونچا وہ ہواں نہ میرا کبھی آسماں تلک۔

یارب ہے کس کی میرا نشیمن یہ یادگار
آ آ کے برق رُک گئی کیوں آشیاں تلک

وہ پا شکستہ ہوں میں جنگل میں وطن سے دور
پہنچی نہ خبر جس کی کبھی دوستاں تلک۔

ہر چند تیرے ہجر میں یقیں جاں پہ سختیاں
حرف گلہ نہ آیا مگر یاں زباں تلک۔

اس سوز دل نے تن میں لگا دی ہے آگ سی
آنسو میرے بجھائینگے اس کو کہاں تلک

سب تک تو اب بھی ضعف سے آنا محال ہو
جاتا تھا مرا نالہ کبھی آسماں تلک۔

تیرے کرم پہ اب تو سہارائے زیست ہو۔
باقی نہیں ہے جسم میں تاب و تواں تلک

اس جسم ناتواں کو بھی عیلے جلا دیئے۔
تم نے جلائے سینکڑوں یا مردگاں تلک

کم فخر ہے مجھے کہ مسیح کا غلام ہوں
جھکتے ہیں اُس کے آگے زمین و زماں تلک

تائب کو اپنے دیجئے دیدار اے مسیح۔
صدمے اُٹھائے ہجر میں تیرے کہاں تلک۔



حالات جاپان اُردو	۲روہر
شریف بیبیاں	۳روہر
چندر یلا ساد ھنی اُردو ۲روہر گورکھی	۲ر
رشیوں کا آبائی وطن	۲ر
آواگون یا آئندہ زندگی	۲ر
تناسخ کا کھنڈن	۲ر
سیر ہند	عہر
بچوں کی پرورش	ار
لیبوریٹری مینیجڈ	ار
وکیل کی سرگذشت رومن	۶ر
دو سوال (ناستک تعلیم کار دار روئے فلاسفی)	۳ر
سورج پرکاش ٭ہر وہر مجلد	۱۲ر
ملکہ آستر کا احوال با تصویر ولایتی	۶ر
ملکہ روت کا احوال	۶ر
موسیٰ کا احوال	۶ر
وشنو کے دس اوتار	۲ر
ویدک تصنیفات	ا ر
اصلاح تمدن	۵ر
اصلاح زراعت	ا ر
صنعت و دستکاری	۲ر
ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے	۳پائی
ویدوں کی دیوتا پرستی	″
ویدوں کی ازلیت	۶پائی
پرستش حیوانات	۳پائی
تیرتھ	۶پائی

اہل ہنود کے تیوہار	۶پائی
تاریخ مذہب	۸ر
تاریخ روم	۸ر
تاریخ مصر	۸ر
تاریخ یونان	۸ر
مرقع روس	۸ر
قدیم مسیحیوں کے حالات	۲ر
حیات پولوس	۴ر
حیات داؤد	۸ر
راہ زندگی	۱۲ر
موازنہ مذاہب رومن	۸ر
گنجینۂ اسلام رومن	۸ر
راجپال سنگھ رومن اُردو	۸ر
تلاش حق اُردو رومن اُردو	۳روہر
دولت لازوال اُردو	۳ر-۵-۸ر
رومن اُردو	۸ر
عزت بیمثال اُردو	۳ر-۵-۸ر
رومن اُردو	۸ر
اصلاح اخلاق	۴ر
ہند کی افلاس کا انسداد	ار
شادی کی بابت خیالات	ار
سچی اور جھوٹی خیرات	۳پائی
صفائی کی ضرورت	۳پائی
دعوتِ اسلام	۶پائی
مسیح کا نمونہ	۸ر

مسیح کے خاص دوست	۸ر
کشف الحقائق	۸ر
بے گناہ نبی	۳پائی
فارقلیط	۳پائی
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل	۳پائی
حضرت محمد	۳پائی
انجیل شریف کی صحت و درستی	۳پائی
اسماء الٰہی	۳پائی
خدا کے دس حکم	۳پائی
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں	۳پائی
مسیح یا محمدؐ	۳پائی
نماز	۳پائی
سچا اسلام	۳پائی
قرآن	۳پائی
یسوع مسیح	۳پائی
یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا	۳پائی
سورہ فاتحہ	۳پائی
ہمارا شافع کون ہے	۳پائی
خدا ہمارا باپ	۳پائی
کیا انجیل منسوخ ہوگئی	۳پائی
انصاف کا دن	۳پائی
فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد	۶ر
لفظ دیو کی دیانتدی تفسیر۔ رگوید میں سے زبان انگریزی مصنفہ ڈاکٹر ایچ۔ ڈی۔ گرسولڈ	۲ر

پتہ کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب
آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی ٭

آج کل داد کے مرہم کا اشتہار بہت سے اخباروں میں آپ چھپتے دیکھتے ہوں گے لیکن اُن سے صرف خارشت دور ہوتی ہے لیکن آرام ہونا مشکل ہے۔ ڈاکٹر ایس کے برمن کا

داد کا مرہم

ایک مرتبہ لگانے سے خارشت جاتی ہے اور دو تین مراتب کے لگانے سے داد جڑ سے چلاجاتا ہے۔ جب سب دوا کر کے تھک گئے ہوں تو اس کا بھی استعمال کیجئے اسمیں جلن نہیں ہے اور خوشبودار ہے قیمت ۴ر فی ڈبیہ ڈاک محصول ۲ ڈبیہ تک ۵ر ۔ ۱۲ ڈبیہ ۲ر ÷

ڈاکٹر ایس کے برمن ۵ و ۶ تاراچند دت

اسٹریٹ کلکتہ

پریسبیٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں۔ ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۰ ۸ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ۰ ۲ ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۲ ہزار روپیہ نقد موجود ہے۔ ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اسکا ممبر ہو سکتا ہے۔ اور نئے پراسپیکٹس اردو و انگریزی منیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں ÷

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اُردو میں الہ آباد سے شایع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن ایڈیٹو کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں ÷

چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱ر سے لیکر دو روپیہ تک ہے۔ نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یو۔ پی سے طلب کر سکتے ہیں ÷

تواریخ کلیسا

یہہ کتاب رومن اُردو میں چھپ کر تیار ہوگئی ہے اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آجتک ہیں قیمت عہ ۸ر ÷

باغِ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اُردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے۔ اگرچہ ۱۰ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں۔ تو فی کاپی ۱۲ر چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں۔ اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے یہہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے۔ قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی۔ نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ باغ دل کے چاروں نمبر دسمبر ۱۹۱۲ء کے ۲ر فی نمبر لیا جاتا ہے ÷

درخواستیں بنام پادری اے۔ ایم وہری۔ ڈی ۔ ڈی آنریری سکرٹری۔ سی۔ ایل۔ ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں ÷

دستور العمل نُورافشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ...
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک پیشگی ...
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد ...
غیر ممالک سے معہ محصولڈاک ...

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	عہ	یے
چوتھائی کالم	صہ	ہے	للعہ
نصف کالم	ہے	للعہ	۹عہ
پورا کالم	للعہ	۲۵عہ	للعہ ۲
پورا صفحہ	للعہ	۵	۲۵

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا ÷

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں ÷

اطلاع ضروری۔ (۱) نامہ نگاروں کو چاہیے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جائینگے (۳) خط و کتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جاسکتا (۴) جو نامہ نگار ہفتے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا (۵) بعض نامہ نگار خط و نظم و نثر مضمون بھیجتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذ پر ہوں (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اور پیچھے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جس کے پڑھنے کی دقت ہوتی ہے ہر مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے ÷

سی۔ بی۔ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۳۴ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح۔ خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صر اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ دیگر کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کروٹول وکیرم وغیرہ و دیگر سامان الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزان قیمت پر طیار ہوتا ہے۔ قیمت رکشا لعہ سے ۵ کروٹول لعہ ÷

مزید دریافت کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں ÷

پادری جے سی ڈی برونہ صاحب پبلشر ایڈیٹر و منیجر نورافشان کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام دائی براورز چھپا